

Vol I
No 18



Wednesday
25th March 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday the 25th March 1953

The House met at Three of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker We shall take up questions Shri Buchiah

Servants in Nizam's Palace

Shri M. Buchiah (Sirpur) Sir, I would like to submit that the question No. *193 (8) which I submitted has been so altered that it gives a different meaning.

Mr Speaker The question need not be answered.

Receipts and Expenditure of R. T. D.

*194 (100) *Shri Ch. Venkatrama Rao (Karimnagar)*
Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(a) What are the receipts and expenditure of R. T. D. for the months of November, December, 1952 and January 1953?

(b) The number of buses that were commissioned to Nainalagar for the venue of Congress Session in January 1953 besides the normal service?

(c) Whether it is a fact that the Road Transport Department incurred much loss due to the above arrangements during A. I. C. C. Session at Nainalagar?

(d) If so, the reasons for incurring such facilities to a political party at the cost of Government's Revenue?

مستشار دارھوم ایندلا (سری دکمر راولپنڈی) نوپرو وٹسمبر سہ ۱ ع اور
جنوری سہ ۳ ع میں آری ڈی کو جو آئی و اے جاب ہوئے میں وہ نہ ہیں

نوپرو سہ ۲ ع میں آئی (۱ ۹۶ ۳) روپیہ

اخر جاب (۸ ۳۹ ۴)

(۲۱ ۳۲ ۴۳۴)

ڈیڑھ ۲ ع میں آئی

(۱ ۶ ۹)

احراہات

(۲۳ ۲ ۴۹)

حوری ۳ ع میں آمدنی

(۱ ۳ ۸)

احراہات

ان احراہات میں ہوا لاکھ روپہ جو ڈپر سیس فڈ کے لیے رکھے گئے ہیں وہ بھی شامل ہیں (ی) کا جواب ۴ ہے کہ کانگریس سس کے وہ نائل نگر جانے اور آنے کے لیے پورے نام کے لیے (۶) ہیں مقرر کی گئی ہیں اور (۸) ایڈیشنل (Additional) ہیں وہاں کے لیے رکھے گئی ہیں جہاں اس سلسلہ میں ٹرانسک کی کافی مانگ ہو اسی ہیں بھی جو عام طور پر سیکرٹری آفاد وروہ لہذا اد میں حلز کری ہیں جب ضرورت ہیں ہوں ۴ نو وہ بھی وہاں پر بھیج دی جاتی ہیں جہاں تک مانگ ہو (سی) کا جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی لاس (Loss) ہیں ہوا بلکہ آمدنی ہو (۸۲ ۳) دینے ہوں انا ہی ہیں بلکہ سپر کے اہر بھی جو اکسٹرا کالکس (Extra Collection) ہوا ہے وہ () روپہ ہے کیونکہ جب سے لوگ احسہ الخور وشمہ دیکھے کے لیے جانے پئے (ڈی) کا میں سمجھا ہوں کہ جواب دینے کی ضرورت ہیں کہ نیکہ یہ سوال پیدا ہیں ہونا

شری می ایچ ویٹکٹ رام راؤ اصلاح کی سوں کے (Routes) کو کم کر کے جان پر سس حلالی گئی جسکی وجہ سے وہاں کے پسمرس (Passengers) کو تکلیف ہوں گنا ایریل مسر اس سے واقف ہیں ؟

شری ڈگم راؤ ریلو اسی کوئی سکاٹ میرے پاس ہیں ہوں وہاں کچھ ہو ہی ہیں حلالی گئی او کچھ ان سس جو حراہ ہو چکی ہیں انہیں دوستگی کے بعد حلزانا گیا

شری سی ایچ ویٹکٹ رام راؤ ۱۴ صحیح ہیں کہ اصلاح بلگٹہ مانڈر اور محبوب نگر کی بڑی ن کو بگوانا گیا و وہاں پر چھوٹی سوں کو بھگا گیا اور دس (Routes) کو ہی کم کر دیا گیا جسکی وجہ سے پسمرس کو تکلیف ابھائی ڈی

شری ڈگم راؤ ریلو اسی کوئی سکاٹ میرے پاس ہیں آئی

شری می ایچ ویٹکٹ رام راؤ کا ۴ صحیح ہیں کہ اصلاح سے ڈی ہیں بگوانا گئی اور وہاں چھوٹی ہیں حلالی گئی ؟

شری ڈگم راؤ ریلو اس بارے میں بھی کوئی سکاٹ میرے پاس ہیں آئی

شری رینگارائڈ شیمکھ (کٹاکھڑ) کہا ۴ صحیح ہیں کہ کانگریس سس کے لیے ہی ہیں بگوانا گئی ؟

شری دگموراؤ بندو : میں نے اس سے ہی آرڈر حاصل کیا تھا جو کہ ۴
ہیں۔ میں شروع ہوئے کے دن پہلے آگئی تھی اس واقعے کے ایک ہرکمرال نام
رکھے کے لیے وہ کو یہاں لایا گیا

شری وی ڈی دتتا (اگر) : ۱۰۰ (Information) میں
یہ کہ کسی کے اصلاح سے بڑی بہت کو سنبھالنا اور انہی سے بھی سون
کو بھگایا ؟

شری دگموراؤ بندو : ان کے لیے فوس کی ضرورت ہے
شری وی ڈی دتتا (اگر) : کم از کم ایک آدمی کے لیے بھی نہیں رہا
جس کا کہ کہاں جھوٹ سون کو بھگایا ؟

شری دگموراؤ بندو : یہاں کے جواب دینا
شری وی ڈی دتتا (اگر) : آری ڈی میں عام طور پر (Reserve)
میں کسی سے بھی نہیں ؟

شری دگموراؤ بندو : روکا کوئی بول نہیں لکھ اوس زمانے میں ہندو
پہلے کچھ نہیں دے ہو کر آگئی تھی اور جس میں کی سی ناڈو (Bodies)
پہن کر آئی تھی اس لیے انہیں وہاں اسمبل کیا گیا

شری بھگوان لال گھوسے (اگر) : اسی میں کو اب کیا کہا جا رہا ہے ؟
شری دگموراؤ بندو : ایک کمرال کے لیے ایک اسپتال میں لایا جائے
شری وی ڈی دتتا (اگر) : ۱۰۰ میں دیکھ کر اس طرح سے ڈی
ہیں ہاں میں اس کا کہہ رہا ہے کہ میں وہاں چھ ہی آئی گئی ؟

شری دگموراؤ بندو : اس کے لیے میں ضرور ہے
شری وی ڈی دتتا (اگر) : آری ڈی کے روز میں کسی میں ہی نہیں
شری دگموراؤ بندو : میں نے اب اسے روکا ال میں ہے اور
وہاں میں یہ وہاں کے لیے میں دیکھ کر ہی میں ہی میں ہی آئی ہے
اس کو اسمبل میں لایا گیا

شری وی ڈی دتتا (اگر) : ان میں کو اب کیا کہا جا رہا ہے
شری دگموراؤ بندو : میں اس میں حیاں والے واقعے وہاں میں
کہا

پتی منامہراجن صاحبہ - سیدی سبھی سے فرمایا ہوا ہے کہ کیا کارڈ کی کاپیاں
سیدی سبھی کے پاس میں لایا گیا ؟ اور کیا کاپی کی کاپیاں ہیں ؟

میری ڈکمر راڈ بندو و ساس سے علو ہے

Misbehaviour by Jamedar

196 (101) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Jamedar Syed Karim of Mahadevpur village, in Martham taluq insulted one Miryalker Laxman by making him parade in the streets with his hair and moustaches shaved forcibly without sufficient reasons?

(b) Whether any representation was made in this behalf?

(c) If so what action has been taken thereon?

میری ڈکمر راڈ بندو (اے) ہاں

(ی) سہی کے رمل میری ڈی ایل ہے اس طرح کی مکا ب کی بھی ہوئی اور درام کی گئی (سی) دی ایلری سے ماہ کے بعد حسب اصلیت ہائی گئی و اس کو معطل کیا گیا اور ریکورڈ میں لکھا کہ (ری) Regular

(Departmental Enquiry) ورنہ ہے

میری سی ایچ وینکٹ رام راڈ واقعہ ہو کر کھانا عرصہ ہوا ؟

شری ڈکمر راڈ بندو میں رکھنا وہاں کر سکا البتہ میں چھو ہوں کہ واقعہ کا یہاں کا

Employees of R T D

*196 (124) *Shri G Hanumanth Rao (Mulug)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) The number of employees of the R T D who have been provided with quarters?

(b) The number of employees who did not get any quarter?

(c) Whether there has been any proposal to construct quarters during the year 1952-53?

میری ڈکمر راڈ بندو میں ۲۲ لوگوں کو کو مہرے گئے

ی (۶۳) اے لگ ہیں حکمو کو اور میں دے گئے ہیں

میں ہاں میرا ۲۲ لاکھ روپے کی گ سے ۶۹ کار میں ۲ ۲ ۲ ع میں

جسٹس دہل مقامات پر رہے ہیں اس طرح ہاں ہیں

۲	کرم کر
۲	ادگر
۱	د رڈ
۱	وہی
۱	ر جو

شری وی ڈی دنسانڈے ۱۱ اں طرح سے ۳ ۲ ۱ ع کے عٹ ہی
مطابق کی تعمیر کے لیے کوئی روپوں ہیں ؟

سری ڈگمبر راؤ بدو عٹ میں نو اس کے لیے کوئی روپوں ہیں ؟ لیکن
ہمارے اس حوڈہ میں ملے (Depreciation Fund) ہے اس سے
اسکو کمال کر کے دیا ہے

شری وی ڈی دنسانڈے میں ۲ معلوم کرا چاہا تھا کہ جس طرح
سے ۳ ۲ ۱ ع میں اس کے لیے علیحدہ گھنٹہ رکھی گئی ہو یا اسی طرح
سے ۳ ۲ ۱ ع میں ۱ اں کوئی اسکیم گورنمنٹ کے اس سے

شری ڈگمبر راؤ بدو ایک ڈالوی (Colony) کے بارے میں
پوچھ رہا ہے اور یہ بھی پتا چلا ہے وصول ہونے پر حکومت کی جانب سے اس پر
غور کر رہا

سری جی ہمش راؤ جس طرح ایس سٹل روڈ (Essential Services)
ہونے کے بعد سے ولس کے ۲ کو روڈ کا نظام کا احاطہ کیا اں طرح آر ی ڈی
وزارتی روڈ سٹو اپ سٹل روڈ میں سمجھا جائیگا ؟

Mr Speaker Perhaps, the hon Member does not require
any information

Grant of Bonus

*197 (125) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon
Minister for Home be pleased to state

(a) Whether any representation was received by the
Government on behalf of the Road Transport Department
Employees Union for grant of Bonus equivalent to six
months wages for 1950-51 in view of the huge profits made
by the department?

(b) If so what decision has since been arrived at by the
the Government?

شری دگمبر راؤ بندو گورنمنٹ کے اس حورر ن (Representation) وصول ہوا ہے ان کو ہم ڈارنٹ کے طہارر کے ماہ اس ڈارنٹ بوجا ہے سائر ڈارنٹ میں ر معا سبراہم کی ہ رہی ہیں میں یک کارروا رر رہا ہے

شری مخدوم عی الدس (حصور نگر) آر ر ڈی ایلار کی حاسر سے کرے دن چلے رورنٹس ۱۱۱۱ کم سہنے میں رورر ن ہو ۱۱۱۱ آر ل س ر لائیکے ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو میں رائے کا میں رر ن و میں کر نکا

شری مخدوم عی الدس رر ن کے عد لار و میں کی حاسر سے نگو سس (Negotiations) کے در ل کے بارے میں کیا آپ کے پاس کوئی لہر وصول ہوا ہے

شری دگمبر راؤ بندو حال میں نو انسی کوئی ناب میرے سانسے ہیں آئی

شری مخدوم عی الدس گر نویں کی حاسر سے رورنٹس ہوو کا ان سے باب ہ کرے کے لیے فرمل سسر مار ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو حس کھی کوڑ رورر ن آنا ہے و میں رورر کا حانا ہے ا ڈی کو رورر ن آے نو میں رر رورر رورر ہکا

شری مخدوم عی الدس اس و میں کے تعلی سے مجھے علم ہے کہ ہم ڈارنٹ کوئی خطوط کھے اچکے ہیں ایلار کی حاسر سے ہ حواس طاهر کی گئی کہ ایک جگہ سہکر نگر سہ میں کے ر اس رورر کا حاسر لکن حکومرے ایک اس کا موقع ہیں دا میں حا حانا ا ہوں کہ سسر لکی کا وجہ ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو میرے علم میں وای ناب ہیں ہے

شری وی ڈی دنسارڈے ہم ڈارنٹ س کی حاسر سے ہا میں ڈارنٹ کے پاس ایلار کو کسے سہنے کا ہوس دینے کی عارن کی گئی ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو سی میں آب ہڈ (Off hand) ہیں کم نکا

شری مخدوم عی الدس مسئلہ کرے دل میں طے اے کا امکان ہے

شری دگمبر راؤ بندو اس کے لیے کہہ ل اوٹ لے (Capital Outlay) اور دومرے آسمن کی سب فگرس درباب کیے گئے ہیں اس کے وصول ہووہر اس سلسلے میں رورر ہکا

*199 (306) *Shri Shrikari* (Kinwat) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the rate of one anna per mile charged by the Government for Bus traffic is higher than the rates prevailing in other States?

(b) Whether it is a fact that the private contractors are prepared to under take Road Transport at lower rates?

(c) Whether the Government intend to allow private person to run lorries on the P W roads?

(d) If not whether the Government intends to reduce the rates?

شری دگمور ڈاؤنڈو حوالے کا ا ب ا ہے کہ صبح میں ہے جان کے موجود رس (Rates) دوسری ریاستوں — ربا د ن میں ہمارے ان حالی ایک آہ لیا جانا ہے او ی ن ایک ایک ڈالار ا جانا ہے اس ا ب آ ی می کرسی راج ہوگی بوسو کرانہ کا سال — سا کرانہ ہوگا لیا جاسکا

حرو ی کا جواب نہ ہے کہ — مور ملع بھی کے صرف ایک آ ہر اسکے ائے مار بھی کہ وہ کم رس پر جس کو خلا سکے لکن ہو کہ وہ ہو کر ا لیا جاتے ہیں ان کے لیے مع جس میں ہو سکا تھا اسلئے نہ ال کیا جاسکا ہے کہ و ہر پورٹ حاصل کیے کے لیے یہ طرہ ا وار کر رہے ہیں اسلئے ایک درخواست بطور میں کی گئی حروسی کا جواب نہ ہے کہ موٹر ویکل رولس (Motor Vehicle Rules) کے رول نمبر ۱ کے تحت پی ڈیا ڈی کی — ی سرکی میں وہ آر ی ڈی کے لیے بھی ہیں و ان حاکمی لاریوں کے حوالے کی اجازت میں دی جاتی حرو ڈی کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ موہ نہ رس میں کمی کا ارادہ ہیں رکھی کہ کہہ بوسو رولس جب رول ان (Reasonable) ی

شرعی شاہچھان سنگ (مرگی) کیا ا کرل کے محوں سے آ کرانہ لیا جاتا ہے؟

شری دگمور ڈاؤنڈو اسکے لیے دس کی ور ہے

شری عبدالرحمن (ملک) محبوب نگر سے ک لھا ورنک کا کسی حاکمی سروس کی اجازت دیتی ہے؟

شری دگمور ڈاؤنڈو نوری سڑک بحرب نگر اکولہا پور کسی حاکمی سروس کو بھی بھی اسلئے ڈیا ڈی کی سرک کا کہہ حصہ اسلئے ح حاکمی سروس کو دیا گیا ہے

شری عبدالرحمن کہا محبوب نگر سے کولہا پور تک آر ی ڈی کے لاو حاکمی سروس میں جاتی ہیں؟

سری دگمور رائے بدو ایک دو ایماں میرے علم میں آئے ہیں میں نے
اعمال کا حکم دیا ہے

سری سیدنا صاحب کوٹہ (پاٹلی) — کیا بربادی کے تصور (۹) پاسی نہیں ہے؟

سری دگمور رائے بدو — جا رہی ہے جب مے لے وہاں سے مے لے سگوائے تو
معلوم ہوا کہ ایک آٹا مارے

سری رنگ رائے دیشمک — ۱۵۷ صبح میں کہ ۷ بجے سپاہ یک دو لے
یہ ملے چلے ہیں؟

سری دگمور رائے بدو — اگر ایسا ہو رہا ہے تو اس بارے میں آئی میں بھی
بولیں دیکھتے تو دریا کا حالے کا بعض امی سرکیں ہیں جو آری ڈی کے
جب ہیں آئی ہیں ممکن ہے وہاں کچھ لے فائدگی ہوئی ہو جس کا کہ انہی انہی
سوال کیا گیا تھا ۷ مکا جواب دیا گیا ہے اسے واعبات اگر حکومت کے علم میں لائے
حالے پر دو پراپوٹس مے والوں کو وارنگ دی جائے

سری سی ہمش رائے — کیا ان کے مکے میں کچھ کسی کی جا گی؟

Mr Speaker It is not for him to decide

سری سی ہمش رائے — میں میں صرف اندازہ تو یہ رہا ہوں

مسٹر اسپیکر — اندازہ تو آری میں میں خود بھی کر سکتے ہیں

سری سی ہمش رائے — کیا ایسی کی کیا پتلی سے زیادہ لوگوں کو یہاں جانا ہے؟

سری دگمور رائے بدو — پتلیوں کی سپول کے لحاظ سے یہاں جانا ہے

سری سری ہری — کم اپرٹل سے زیادہ اندازہ کا کہ بدل رہا ہے اسی
صورت میں کیا کرنا ہے میں کمی کی جا گی؟

[(Not Answered)]

Mr Speaker Shri Rajmalla

[The member is absent Let us proceed to the next ques-
tion]

Torture by Police

*201 (889) *Shri Syed Hasan (Hyderabad City)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether Government are aware that an arrested person lost his life recently at the Khairatabad Police Station due to torture by the Police?

†Answer to *200 (881) under Unstarred Questions and Answers

List showing the names of operators and fair weather routes of Warangal District

Sl No	Name of operator	Fair weather route
1	Shri K Veera Raghav Reddy	Warangal Rly Gate to Kallada
2	Shri C H Venkat Narayan	Lingal to Bonkrl
3	Shri Kallur Uma maheshwar Rao	Kandukur to Sathpally
4	Shri Nainu Sekharan	Mahboobabad to Abbyapalem
5	Shri M Veera Raghaviah	Jeekugumali to Ashwaraopet
6	Shri E Venkatram Narsiah	Neckonda Rly Station to Thunur
7	Shri C Ranga Reddy	Ghanapur to Annawaram
8	Shri N Narayan Reddy	Kasamudram to Abbaya-palem
9	Shri Kesinoni Venkiah	Madira to Rajavaram
10	Shri M Sathnarayana	Mahbubabad to Abbaya-palem
11	Shri M Akkaya Chowdry	Muthugudem to Kothagudem
12	Shri Nagondla Pothiah	Nelakondapally to Jaggaiahpet
13	Shri Driabally Venkatram Narsiah	Neckonda to Mahbubabad
14	Shri A M Omkaram	Chelvoiy to Dtur Nagaram
15	B Ramulu	Khammam to Singareni Collieries
16	Shri Narayanrao Karepally	Kallur to Muthugudem
17	Shri Gopu Adi Narayana	Yellandu to Karepally (Khammameth)

Sl No	Name of operator	Fair weather route
18	Shri C K Padma Rao	Madikonda to Velair
19	Shri Amravathi Sri Ramulu	Kasamudram to Torur
20	Shri M Sathyanarayan	Mahbubabad to Nagaram
21	Shri Narm Sekharan	Kasamudram to Torur
22	Shri M Murldas Rao	Chelvoy to Mangapet
23	Shri Kesuneni Venkiah	Mahbubabad to Abbaya- palem
24	Shri E Venkatram Narsiah	Warangal Railway Gate to Kallada
25	Shri J Ramchander Rao	Hanamkonda to Parkal
26	Shri A Sree Ramulu Matwado	do

Shri K Venkiah Is there any bus owner that belongs to the Union?

شری دگمپو راؤ بندو میں ہیں جیسا کہ اس میں ہے کہیں دوسرے لوگ ہیں
 لسٹ آرہیل سروس کے ساتھ موجود ہے دیکھ لی

شری سی جیمس راؤ کتا باہر کے لوگوں کو بریٹ دے جا رہے ہیں ؟
 شری دگمپو راؤ بندو باہر اور اندر کا سوال ہیں ہے جی کو دے سکتے ہیں
 دے جا رہے ہیں

شری کے ایل رمچھا راؤ (باندو عام) پرسوں کی لوگوں کو دے جا رہے ہیں ؟

شری دگمپو راؤ بندو مو وہکل ایکٹ (Motor Vehicle Act) کے
 تحت قواعد بنائے گئے ہیں اور ڈسٹرکٹ اتھارٹیز (District Authorities)
 کو احساں دنا گیا ہے کہ ان قواعد کے تحت جس کو پرسوں دے سکتے ہیں انہیں دے
 جانی اسکی ناراضی سے ایل کا حق دنا گیا ہے جو قواعد معز کیے گئے ہیں انکی
 پابندی جو لوگ کر سکتے ہیں انکو بریٹ دنا جانا ہے اسکی علاوہ کوئی اور خاص
 طریقہ معز نہیں ہے

سری کے اہل و عیال کی آمدی کرنے والوں کے لیے ریس معر
کرنے کا کیا کوئی خاص طریقہ ہے ؟
سری ڈیگمپراؤ رندو خان ہے

Accident due to Rash Driving

*208 (285) *Shri Syed Hasan* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether any accident occurred near Siddhambur Bazaar Masjid due to rash and negligent driving of Mr Naidu acting Deputy Commissioner City Police (CID) during the third week of February 1958?

(b) Whether it is a fact that this accident in spite of being a serious one was hushed up?

(c) If not, what action has been taken against the said officer?

سری ڈیگمپراؤ رندو خان کے جواب ہے کہ ۱۹ فروری
سہ ۳ ۱۹۵۸ کو ایک مائنر ایکسیڈنٹ (Minor Accident) ہوا ہے
جس میں ایک گاڑی کے ڈرائیور نے ایک گاڑی میں سے ایک شخص کو
بھارت کی ڈرائیونگ کیوں نہ ہو اس کی موت سے رکھا کوئی اور
بہت بڑا ہوا ہے اس کا پتہ چلا ہے کہ یہ ایک معمولی
انکسڈنٹ ہے جو اس کا جواب ہے کہ یہ ایک سیرس کیس (Serious Case)
ہو گیا اور نہ اس کے ذمے کی کوئی گئی

خود ہی کا جواب ہے کہ اس کی عیال کرائی گئی اور وہیں بھی
رہے ہیں اس کی شری نائیڈو کی کوئی غلطی نہیں ہوئی اس لیے کسی
موت کا رپورٹ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی

شری مندرجہ بالا کے جواب ہے کہ اس کی موت گئی تھی ؟
کہا نہیں کہ اس نے یہ نہیں کہا کہ اس کو لاٹ مار کر ڈھکوا دو ؟

شری ڈیگمپراؤ رندو خان اگر واقعی اس کی موت گئی ہے تو کرمیل
عائد ہو سکتی ہے لیکن اس واقعہ سے متعلق یہ میرے پاس کوئی رپورٹ
(Representation) ہے اور نہ اس کے متعلق کوئی کارروائی کی گئی

شری ایم جی کھاریا نے اس کے پاس ڈرائیونگ لائسنس (Driving Licence)
ہے ؟

شری ڈیگمپراؤ رندو خان کوئی ایسا گاڑی چلانا ہے تو اس کے متعلق
ہوگا کہ اس کے پاس لائسنس ہوگا یا نہیں اس کے خلاف ہونا چاہیے

سری ام بھا جس وہ ایک سبب ہوا ہو کی رفتار کیا تھی ؟

سری دگمبر راڈ سندھ اس کے لیے نوس کی ضرورت ہے

مری سیدنیس انریل مسرے حسن مصفا کا ذکر کیا ہے وہ کہیں کی ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو مصفاہ ولس ے کی ہے

مری سہیلی جس نے پولس سے مصافحہ کی ہے اور خود بھی وہاں آکسرس ہیں
وکیا گورنمنٹ نے وہاں بھی کریمکی کہ انہوں نے ۱۱ قلعوں میں (Influence)
حال میں ۱۵

ہری دگمراڑ سدا ہے نہ میں راتلوں کا رہا

میری ام بچا سی میں سو رکی رمار کا دی حاضر ؟

شری دگمبر اڈیلو والک (Traffic) کے لحاظ سے ہر کے حملے
 حصوں میں علاحدہ علاحدہ راز کا بھی کیا گیا ہے

شری کے وسکٹ رام رائ (حاکم) کے حلیہ کارروائی میں ہیں۔

شری دگمور اڈندو میں لے گیا ہے کہ ماہر اکسڈنٹ (Minor accident) تھا۔ اسلئے کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوا۔

ثمری میٹا جس سے ایک اور سیلی بنی سوال ہے

میں اس کے لئے ہیں سوچو کہ آج کے سوالات میں کتنی اہمیت ہے

سیری سیداحسین سوالان کی اہمیت و اومی وب معلوم ہو سکی ہے جب انکی
اہمیت کو سمجھ کر جواب دیا جائے

مسٹر امسک آریل جی کا سوال کرنا چاہر ہی ؟

سری سیندھس کا حجامی کے صلہ میں لیا ہوا اور عباس حسنی کے ہاتھ لے کر گئے ہیں ؟

مشرقی دکن میں ریلوے اسٹیشن کے لیے نو سو کی ضرورت ہے

Shifting of Sardar Pathasala

*204 (84) *Shri M Buchiah* Will the hon Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state

(a) Whether it is a fact that a private school by name Sardar Pathasalla located at the Bellampalli station since last four years on a site sanctioned by the Forest authorities has been asked to be shifted to some other place?

(b) Whether it is also a fact that a memorandum was submitted by the School authorities in this connection to the Minister for Excise Customs and Forests during his visit to Bellampalli?

(c) If no what action has been taken thereon?

میسر فار آکسائیو کسٹمیں ایمڈ فارلینڈ میں (سری رنگا رندی) (الہ) کا حوالہ
 ہے کہ وہ اندرون محصور مائٹور محل رہنے اس میں شہر کی سردار اور سالہ
 ۳۸ سے فام ہے اس رہ کو سرورہ جنگلات نے عبد الحق مسافر جنگلات
 کو برگ آموں کا ڈھو فام کرنے کے لیے کراہ دیا اور عینہ داران مریسہ نے
 عبد الحق صاحب سمنددار سے رہ حاصل کر کے شریہ فام کا بھاء شریہ کے لیے
 موس میں دیکھی لیکہ ڈنور سے عبد الحق صاحب مسافر کے نام موس دیکھی ہے
 کہ لیکہ مسافر کا اس اراضی پر کوئی حق ای نہیں رہا

(ب) کا جواب ہے ہاں جسے دوڑ میں رہا ۱ طس ۱۰ لے ایک درخواص
پس کی بھی تو (۲) سو اکثر رہے میں () اگر کا کہ رہے ہی سائل ہے
اس و فارمٹ ولج قائم کرنے کی محور ہی اس میں مذکرہ کا رہے ہی سائل ہے

(ج) کا جواب ہے کہ اس رہے کے سچملہ () اگر یہ رہا ۱ کس ۱۰ لے
فاخار قصہ کر کے کس کی بھی میں کی حجاب کے لیے حجاب جف سسر صاحب نے
کلکٹر صاحب کو حکم دیا تھا لیکن اسکی مصماں کر کے روٹ وصول ہیں ہوں بھی
میں نے درخواص مذکور و کلکٹر صاحب کو انزوں دو ہا ہ مصماں کر کے روٹ
رہا نہ کہنے کا حکم دیا دفر کلکٹری سے مد مصماں (۲) اگر رہے مصور سے
خارج کرنے کی رائے دی احرار کی کارروای ہو رہی ہے خارج ہو جائے و بعلمہ
مذکرہ کا سوال باقی ہیں رہا

Corruption in Customs Department

*205 (305) *Shri Shrikhar*. Will the hon. Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state

(a) Whether the Government is aware that there is much corruption in the Customs Department?

(b) If so what steps are being taken by the Government to eradicate such corruption?

شری رنگا رہلی (الف) کا جواب ہے کہ حکومت کے علم میں اسے کوئی مخصوص کام نہ سونپا گیا ہے اور یہ اسے مقدمات کے مزاج ثابت کرنے کے لیے کوئی نوبت اور نہ ضروری مواد پیش کیا گیا۔ البتہ سرحدی مقامات پر مال سمجھوتہ پر اند کرنے سے پہلے وہاں پر آج تک گناہم درجولہ میں وصول ہوئی تھی۔

لنک ان رجواسوں میں کسی ملزم کروڑگری کا نام رج جن تھا کے جلی رسوب حاصل کرنا مان کا جانا ہے

(ب) کا جواب ہے کہ حسب دہل دادر رائے اسداد رسوب سہی و سر برائے نگران سد ناب برآمدگی مال مسوعہ احسا رکھے گئے ہیں

اسے سر دی عامات و جہان سے کہ اس قسم کی رورٹ وصول ہوئی ہیں کہ اسامی اس لکھی جا رہی ہیں یہ کروڑگری کے ام ان معلوم و سرحد اطم صاحب کروڑگری احانک دور کرے ہیں

۲ ا حاب و حوکات ر لحاظ روز رلہ جب تہراں نام کر گئی ہے

۳ جن معات سے رآمدگی اس مسوعہ ہ مرون حاود کی اطلاعات وصول ہوئی ہیں وہاں کے معلوم اصحاب سر نہ کا سادلہ کر کے ا طام کا گیا ہے

شری سی اینج و بکٹ رام رائے ا رہس کے سلسلہ میں سے ۲ ع ی کے آدہوں کو مال کا کیا ؟

شری رنگا رائے کسی جلی ا برطری کا کر ہے جواب میں ہیں بلکہ جو اصل سوال و جھا گیا تھا اس کے جواب میں ہیں بے کہا کہ سادلہ کر کے ا طام کہا گیا ہے

License Fee

*206 (879) Shri Madhava Rao (Hedgaon) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether the farmers have to pay any fees to obtain licenses for keeping stocks of grains?

(b) Whether the farmers who have license are forced to give 60% of their grain as levy to the Government?

مسٹر ہاراکر کلچر اسٹ مسلائی (ڈاکٹر حار رائے) (لے) ہیں (ی) ہیں

شری کے جی برہمپارائی کہا ہے صحیح ہے کہ انک طرف نوکسکاروں کو اسے لیسس حاصل کرنے کے لیے گرد و بھڑک رہے ہیں اور دوسری طرف (۲) رسٹ لوی دینے کے لیے بھی بھڑکا جا رہا ہے ؟

ڈاکٹر حار رائے جن معات سے اس بارے میں میرے پاس سکا ہے آں نہیں ہیں بے درناہ کر کے اس کے روک بھام کے لیے آرڈرں جاری کیے ہیں لنک ارسرو کوئی اسے آرڈرں میں دے گئے

سری ملیم واسدو (گھول) دو بے آرہل مسرن بے اے جوابو میں کچھ کچھ و حب بے میں لکن بریل مسر مار لکر کلٹر اے سولاب بے جواب میں صرف حی ہاں نا حی میں کہا کرتے ہیں اکی کا وجہ ہے ؟

مسٹر اسپیکر اگر جواب اسی نوع کا ہو تو چرکا کرینگے ؟

شری جی ہنسب راڈ کم از کم حی میں کہنے کے اسباب تو مانا چاہئے شری دیکھا حی راڈ میں کسکاروں بے اس طرح کے لایسنس حاصل کیے تھے کہا اوں کی من واپس کر دینگے ؟

مسٹر اسپیکر ۴ سوال پنا ہیں ہوا

ڈاکٹر چارلڈی کہا آرہل مسر ا جس کی من کے بارے میں پوچھا ہے میں اگر کوئی کس اس سلسلہ مسر سے علم میں لاا چاہے تو میں دریافت کرونگا

سری بی ڈی داسمیک (بھوکردن عام) حی الامکان کس کاروں کو لیسس بھی حاصل کرنے پر مجوز کیا جانا ہے اور (۶) پرست کرا س بھی گورنمنٹ وصول کرتی ہے کہا اس کا علم آرہل مسر کو ہے ؟

ڈاکٹر چارلڈی حسانہ میں بے عرض کیا ہے اسے آرڈرس جاری ہیں ہوئے اگر کوئی انڈیو بھول کس (Individual Case) آرہل مسر سے بے مانے لائن تو میں دیکھونگا

شری بی ڈی داسمیک کہا ۴ صحیح ہے کہ () میں اسٹاک رکھنے والے کاشتکاروں کو لایس طود پر لایسنس لینے کے لیے کلکٹر سے خاص طود پر احکامات جاری کیے گئے ہیں ؟

ڈاکٹر چارلڈی نہ سکرٹری سے نہ کلکٹر سے اسے احکامات جاری ہوئے ہیں

شری کے ونکٹ رام راڈ اور گاڈنکر (گورانی) کہا ۴ صحیح ہیں کہ بعلفہ سلوڑ ۴ اورنگ آباد اور پربھی وغیرہ (۶) ہزار کی رقم جمع ہوئی ہے ؟

ڈاکٹر چارلڈی بعلفہ واری مگر میں تو بے مان اس وقت بھی ہیں لکن انا کہہ سکتا ہوں کہ کافی رقم جمع ہوئی ہے

سری داجی شیکر (عادل آباد) غلط طور ر حوالیس اسبو (Issue) کیے گئے ہیں اس کی ذمہ داری کس پر ہے ؟

ڈاکٹر چارلڈی اگر غلط طور ر لیسس کسی کی جانب سے احرار ہوئے ہیں تو یہ اس کا ذمہ دار ہوگا

شری داسی سنگر چونکہ ان حکامات کی وجہ سے غلط مہمی بنا ہو رہی ہے اسلئے کا دوبار کوئی احکام جاری کیے جا سگئے ؟

ڈاکٹر جارج رڈی میں نے اس سلسلہ میں ایک ڈی او بھی ڈسٹرکٹ کلکٹروں کو جاری کیا تھا جس میں صرف طور و صراحت کی بھی حاصہ ڈی او ایک آررل منسٹر آف دی اوزس کو بھی مالا گیا ہے

شری کے ال برمنیہم راڈی بعلفہ پالونجہ میں لوگوں کو لیسس لئے کے لئے صورکاگا حاصہ جس میں مابو لیسس امر بھی کیے گئے اس سلسلہ میں درخواستی بھی دی گئی لیکن کا وجہ ہے کہ اب تک لیسس کی مین واس میں کی گئی ؟

ڈاکٹر جارج رڈی اسی درخواستی میں نام ہیں ان لیکن کا ڈلرس اسے میں حصوں نے لیسس حاصل کیے منسٹر علقہ کا اساک کا ہے

شری داسی سنگر چونکہ احکامات جاری کر کے ناوجو غلط مہمی پائی جا رہی ہے کہا آررل منسٹر دوبار اس سلسلہ میں احکامات جاری فرما سگئے ؟

ڈاکٹر جارج رڈی میں نے کا و صواب سے عرض کیا ہے کہ بعض ڈلرس لیسس کے منسٹر اپنا د بنا چلا رہے ہیں اس طرف غالباً آررل منسٹر نے نوچہ میں دی میں سمجھا ہوں کہ اب وجہ سے غلط مہمی ہو رہی ہے

شری ایکوش راڈی و سکٹ راڈی (پروڈ) میں کام کاروں کو غلط مہمی کی با لیسس دے گئے ہیں کا اون کو کانسل (Cancel) کر کے لئے احکام دے جا سگئے ؟

What is the present procedure for those who have taken licenses by mistake to get them cancelled and to get out of the difficulty of giving the Government 50 per cent of their stock?

Dr Chenna Reddy They can submit their applications, but there should not be a regular campaign

Collection of Levy

'207 (894) Shri Bhagwan Rao Gopal Rao (Basmath General) Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether Government are aware of the orders issued by the Tahsildar Basmath, district Parbhani to the Gardawars to collect compulsory levy of Jawar from the cultivators of Basmath taluq?

(b) Whether it is a fact that the Girdawais collected Jawar by force and with repression from the cultivators of Jawar (Joad) Kurunda Kawaiha and Gondu villages?

(c) Whether it is also a fact that the Tahsildar of Basmath repressed the peasants of Kurunda village in Basmath taluq in the third week of February 1953?

(d) If so, what action have the Government taken in this regard?

(e) Whether any orders have been issued by the Supply Department to return to the poor peasants the Jawar collected towards the levy?

(Issue) ڈاکٹر حارثی اسے میں اس قسم کے رازوں اسو
میں کیے گئے ہیں

ی اور سی ہیں

ڈی ۴ سوال پندا ہیں ہوا

ای اس قسم کے رازوں جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے

شرعیسی ہمیں راز سوال پندا کرنے کے لئے کاکرا حاضے ؟

Not Answered (Laughter)

Minimum Wages Act

*208 (848) *Shri L K Shroff (Raichur)* Will the hon Minister for Industries and Labour be pleased to state

(a) The categories of employment in the schedule to the Minimum Wages Act for which the Minimum Wages Committees have been constituted?

(b) When are the reports of these Committees required to be submitted to the Government?

(c) The last date fixed for enforcing the wages as fixed by the Government of India?

(d) What action has been taken by the Government to see that the Minimum Wages for all the categories of employment referred to above are enforced within that date?

مینیسٹر فار انڈسٹریز اور لیبر (سری لکاشرواف ریچر) — بھائی پر میں
تشریح کام ہوتے ہ بھائی مینیسٹر فار انڈسٹریز اور لیبر (Minimum Wages Act) کا حوالہ دیتے ہوئے

- 1 Rice, Flour & Dal Mills
- 2 Oil Mills
- 3 Local Authorities
- 4 Public Motor Transport
- 5 Stone Breaking & Stone Crushing
- 6 Road Construction and Building Operations
- 7 Button Factories
- 8 Agriculture

(बी) जिसके लिये कमेटी मुकरर की गयी है। लेकिन बहकिस्यही से यह अपनी रिपोर्ट सब पेश करे जिसके लिये कोबी टाफीन फिक्च नहीं की गयी थी।

(डी) मने बिन बीको का क्लासीफिकेशन (Classification) किया जूनसे से मबर १ से तक के लिये ११ मार्च १९५३ का दिन गिनिसन बेबेस निम्न करने के लिये मुकरर किया गया है और जयिकलमबर के मने ३१ दिमबर १९५३ का दिन मुकरर किया गया है और गिनिसन बेबेस कमेटी की रिपोर्ट सब तक हमारे पास नहीं बाकी है। रिपोर्ट बसवी मुकम्मिल करके मजने के बारे मे कमेटी को फिक्ता गया ह।

Shri L. K. Shroff Is the Government aware of the uneasiness felt by the labour for nonfixation of minimum wages for such a long time?

बी बिनामकराब बिद्यालकार —गम्हनगेट को बोहदास ह। बिधी बिब कमेटी का फिक्ता गया है। मेरा बिबाक है कि बसवी रिपोर्ट बायेगी और काम बसवी शुरू किया जायेगा।

Unstarred Questions and Answers

Enquiry on Police Firing

*200 (881) *Shri G. Rajmalhu* (Laxetipet—Reserved)
Will the hon Minister for Home be pleased to state

The result of enquiry on the police firing subsequent to students agitation which took place in the month of September 1952?

Shri Dugambar Rao Bindu Government have decided to publish the Report of Justice P J Reddy regarding the disturbance in the Hyderabad City in September 1952 The Report is under print

Taluqa Supply Committee

69 (16) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) The number of members on all the Taluqa Supply Committees of Karimnagar district?

(b) The number of Congress party members nominated on the above Committees

Dr Chenna Reddy (a) There are in all 96 members on the Taluqa Supply Committees of Karimnagar District at the rate of 12 per taluq

(b) As the nomination of non official members of the District or Taluqa Supply Committees is not done on party basis, it is not possible to give the number of members of any particular party nominated on these Committees

Water Scarcity

70 (17 A) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether it is a fact that there is acute water scarcity in Karimnagar Jagthal and a part of Sirsulla taluqs of Karimnagar district?

(b) Whether it is also a fact that there is acute scarcity of drinking water in the aforesaid taluqs?

Dr Chenna Reddy (a) The scarcity is not acute

(b) No

Failure of Crops

71 (17 B) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether it is a fact that all crops except Jawar failed in Karimnagar Jagthal and a part of Sirsulla taluqs due to lack of rains?

(b) Whether reports have been submitted by the local officers and if so what are their contents?

(c) Whether any representation was made to the Government to exempt the above taluqs from levy?

(d) If so what action has been taken thereon?

*Dr Cherna Reddy (a) No **

(b) Yes, the reports from the district show that the rains from both the monsoons were inadequate untimely and hence not favourable. The yield of Jawar however was better than other crops. Abi Paddy was also not as fair as Jawar.

(c) No

(d) This does not arise

Business of the House

Mr Speaker There is an adjournment motion given notice of by Shri Maqdoom Mohruddin

میری محمود محی الدین مسر اسپیکر میں نے ایک حرکت الٹا اس کی ہے
کہا مجھے اسکو پس کرنے کی اجازت ہے ؟

Mr Speaker I shall read out Rule No 102 of the Assembly Rules

(1) The Speaker if he gives consent under Rule 99 and holds that the matter proposed to be discussed is in order shall after the questions and before the list of business is entered upon call the member concerned who shall rise in his place and ask for leave to move the adjournment of the Assembly

Provided that where the Speaker has refused his consent under rule 99 or is of opinion that the matter proposed to be discussed is not in order he may if he thinks it necessary read the notice of motion and state the reasons for refusing consent or holding the motion as not being in order

I shall now read out the adjournment motion given notice of by Shri Maqdoom Mohruddin —

I, hereby give notice of my intention to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance namely —

- 1 On 22nd March 1958 at 4 p.m. about twenty (20) Congress people armed with lathies including a police constable, in Mufti dress came to village Boorgu Gadda, allegedly on behalf of Huzunnagar Taluqa Congress Secretary by name Shevri Reddy obviously with pre-planned intention of persecuting the P.D.F. workers

These people along with the Patwari Venkat Narayana and Patel Laxshmu Narayan, paraded the village with provocative slogans against the P D F and at the same time searching for the workers of P D F they caught hold of Minnu and took him out of village some of the villagers went with them to get Minnu released. When the hooligans saw that they cannot persecute Minnu due to people Malliah, the constable in Mufta dress was sent to the Police Station Mouse Huzurnagar Circle, Sub-Inspector and 15 (fifteen) constables appeared on the spot along with H S R P Commandant. The hooligans and the Police combinedly beat Minnu very harshly lathes and rifle butts with the result Minnu sustained grievous wounds on head abdomen and knees etc. He bled profusely and got drenched in blood. He is now in hospital. The incident did not end there. But further the Police and the goondas, beat severely Somu Kankiah, Appaiah Ramulu, Chandriah, Nagiah Kotiah Ramiah and many others including two women Ansuria and Iswaamma, who were also unsuccessfully attempted to be raped. They looted the house of Vadala Narayana, a P D F worker. The whole area is wrapped up in terror due to this hooligan activities. The terror and Police zooms still continues. This is a common phenomenon in Huzurnagar taluq since the bye-elections and there was redress despite representations to the Government on various occasions.

بہ احوال کے ساتھ

Here I want to mention the general principles governing adjournment motion.

There are three or four occasions when Members of the Legislature get full opportunity to criticise freely the administrative policies of the Government. The first opportunity is afforded when they discuss the Address of the Rajpramukh. The second opportunity occurs at the time of the general discussion on the Budget. The third opportunity is afforded during the discussion and voting of Demands. Thus, the Mem

bers get ample opportunity to raise a debate on a matter of public importance without asking for the adjournment of the ordinary business of the House. The object of an Adjournment motion is to get an opportunity to raise a debate on grave and serious matters which cannot otherwise be immediately and effectively dealt with. Therefore Motions for Adjournment under Rule 100 during the Budget Session can be justifiably refused on the ground that the ordinary Parliamentary opportunity to discuss such matters would occur shortly or in time. The Adjournment Motions have been refused in the House of Commons on the above ground. At page 852 of *May's Parliamentary Practice* 15th Edition it has been stated that the motion has been refused when an ordinary parliamentary opportunity will occur shortly or in time. Of course if *prima facie* the matter is urgent there is no doubt that it can be allowed. It has been stated in the motion that the incident took place on the 22nd March 1958 but still I do not refuse permission on the ground that there is delay but the fact is that in the House of Commons the motion has been refused when an ordinary parliamentary opportunity will occur shortly or in time. We are going to discuss the grants for supplementary demands tomorrow and day after tomorrow and on the successive days and this matter can very well be discussed at that time. I feel that we should not utilise this time especially when the day has been allotted for non official business for discussing the matter. I shall here also quote the ruling of the Speaker of the Indian Parliament on the subject of adjournment motions —

The matter was undoubtedly definite and one of importance. I had however doubts about its urgency as understood in the cases of adjournment motions in view of the opportunities which hon. Members were going to have in a short time to discuss this matter if otherwise amissible on the Demands for Grants due to come up soon before the House. The Members would also have a further chance of discussing the matter if admissible on the Appropriation Bill as also on the Finance Bill.

on at the time when the demands are put to vote

For all the reasons stated above I do not think it admissible to grant permission for and allow this adjournment motion.

Legislative Business

Mr Speaker We shall now proceed with the next item on the Agenda *Shri M Buchiah* to move for leave to introduce his Bill

Shri M Buchiah *Mr Speaker* Sir Before I move for leave to introduce the Bill I would like to have your ruling on the point of order raised by me yesterday

Mr Speaker What is the point of order? I looked for the hon Member yesterday in the House but he was not present in his seat

Shri M Buchiah

Rule No 19 (6) of the Assembly Rules says —

The relative precedence of resolutions shall be determined by ballot held in accordance with the procedure set out as follows

(a) The Secretary will prepare a numbered list of all members who have given notice of resolutions 15 clear days before the date appointed for a Session

What I wish to point out is that it is the names of Members who have given notice of resolutions that have to be determined by ballot and not the resolutions individually as such For instance if a Member has given notice of more than one resolution and if his name comes first in the ballot, all the resolutions given notice of by such a Member have to be given priority But what has been actually done is that the different resolutions given by a Member have been given different places of priority I submit that this is against the principle specified in the Rules

مسٹر اسپیکر کہا آرٹل ممبر کا مسابقت ہے کہ اگر بالائیک میں کسی آرٹل ممبر کا نام چلے آئے تو ان کے نام پر ہے رزلوٹس میں اس کو دوسرے رزلوٹس پر ترجیح دی جائیگی؟ جب تک تاریخ میں یہ دوسرے حصار کا نام نہیں سمجھا ہوں کہ آرٹل ممبر بھی اس وقت موجود ہے جیسا کہ آرٹل سر فار سرورڈ کا رزلوٹس چلے آئے ہیں رزلوٹس آئے ہیں ہر ایک رزلوٹس کے بارے میں اس وقت بھی آئیگی جس کے ساتھ ساتھ ممبر کا نام آئے گا تو اس کا چلے بھی ہم نے اس طرفہ احبار کا ہے آرٹل ممبر اور سرورڈ کے رزلوٹس میں آئے گا؟ ہاں ۲۰۱۲ء کا ۲

سرای دی حاکم کی اس طرح قانونی مراد ما کے ذمہ (۲) میں بھی اس کے
معلق سرا معر فی گو کہ اگر ڈھلے کے کی چروں میں کی ہے کی اسری کی حالت
ناکھلے کے کی خبر سمجھ کر کی ہے کی آسوں کرے ہو اسی صورت میں مذکور
ذمہ کی وجہ سے ما ہیڈ کی سرا نا ایک ہزار روپہ حراہ نا دووں سرا میں دی حاکم کی
ہیں ان مواں کی موجودگی میں میں سمجھا کہ کسوں انک علیحدہ قانون بطور
کرنے کی صورت میں کی حار میں وهو ولحوا کے رہنے سے معلوم ہو رہا ہے
کہ نہ سمجھا گیا ہے کہ اس وقت ا حاکم کی قانون جان نالذ ہیں ہے کی وجہ سے
حاصل سند او سرا میں کے لیے ہیں بل کی ہے او اسکو روکے کے لیے سرا
معر کرنے کی صورت ہے اگر اریل میں کا ہے کہ وہ د سرا کافی ہیں
نلکہ اس سے رنا سرا ہو چاہے اس کے لیے انک حد بل کی صورت میں ہے
بلکہ موجود قانون میں اردناد کے لیے م لای حاکم ہے لیکن اس میں کیا
حار رہا ہے میں سمجھا ہوں نہ موجود سرا حو معر ہے وہ کافی ہے اس قانون کی
حلاف وری کی صورت میں اگر عدالتوں سے پندر در دن کی بھی سرا دھائے و نہ خبر
قطاً بند ہو جائیگی حالات کے لحاظ سے پھر سرا میں عدالتوں کو الہ از پھری حاصل ہے
عدالتوں کے لئے لای میں کہ حہ ما ہیڈ کی نا ایک ہزار روپہ حراہ کی نا دووں
سرا میں دھائیں عام طور پر ہونا ہے کہ جب چلی سرا ایکٹ حرم کیا جاتا ہے
یوڈ حار دن کی را دھائی ہے نا دس پانچ روپہ حراہ کیا جاتا ہے اگر آرٹریل میں
پہ چاہے میں کہ اس سے ڈھ کر سرا معر ہو چاہے یو و موجود قانون میں رسم
لاکے میں لیکن میں خیال کرنا وں کہ موجود قانون میں کافی سرا کی گنجائش
رکھی گئی ہے اس لیے اس میں رسم کی صورت میں انک ہی فعل کی باہرہ معر براہ
اور قانون میں الاسر سلا قانون آنکاری وغیرہ کے تحت مختلف سرا میں معر ہیں یو عدالتوں
کو اس کا الہ ہار ہے کہ کسی انک قانون کے تحت سرا دس یا دس ماہ کی د
پانچ سو روپہ حراہ نا دووں کی آے حہ ما کی د نا ایک ہزار روپہ حراہ نہ کی
سرا دس اسی صورت میں میں سمجھا کہ قانون آنکاری نا قانون معر براہ کو
طر ایدار کرنے اس قسم کی خلاف وری کرنے والوں کے لیے انک دوسرا قانون معر وری
ہے میری اس صراحت کے بعد آرٹریل میں خود معسوم کر کے کہ اس بل کی صورت
میں ہے اور وہ حد اس کو وہ ڈرا (Withdraw) کر دئے میں حائیں
ہے نہ حواہس کرنا ہوں کہ اگر آرٹریل میں راہا روپہ وں وہ ڈرا نہ کریں آج
نا طور کر دنا حائے

ಶ್ರೀಯುಕ್ತ ಮಂತ್ರಿಗಳು

ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯ

ಗೌರವಯುಕ್ತ ಮಂತ್ರಿಗಳು: ಶ್ರೀಯುಕ್ತ ಮಹಾಶಯ! ಇದೆವರೆಗೆ ಕಾನೂನು ವಿಧಾನದಲ್ಲಿ ವಾಕ್ಯ ರೀತಿ ವಿಧಿಗಳು
ಕಾನೂನಿಗೆ ಭೇದವನ್ನು ತರುವುದು ಅವನು ಕಾನೂನಿಗೆ ಕಾನೂನು ವಿಧಿಗಳನ್ನು ವಿಧಿಸುವುದು ಕಾನೂನು
ವಿಧಿಗಳನ್ನು ವಿಧಿಸುವುದು ಕಾನೂನು ವಿಧಿಗಳನ್ನು ವಿಧಿಸುವುದು ಕಾನೂನು ವಿಧಿಗಳನ್ನು ವಿಧಿಸುವುದು

మీ పిల్లనా కష్టాలు శారీరక అ కష్టాలు అరక్కుంటూ వేయడం ఏ గానీ, అంతకుకంటె దుష్టాలు పెరగావలసి కావడము ముందా? అయిన మంచవర్తనముకు టి ఈ మంచవర్తనముతోనే కష్టాలు అధిక్తము అవుతున్నాయే అనే తర్కంబట్టిగాను

గొడవయే ముగ్ధునిగు వెల్లువవచ్చుగా" అనియ వందవర్సయు ఇటువంటి కీలులును ఎన్ని వర్సలు
వచ్చాయె ఎన్నికీలులును కమ్మన కేరారు? సేమ క్లాంతి ఎని తెలుకవచ్చును ప్రతికేరదా
ముఖ్యుగా పెన్నరకారు? కిందరకారు వగరెల్ల ఎన్ని దుక తాలువచ్చాయె అన్ని దుకాణాల్లోన
వ్వుడిను కమ్మనె అమ్మరువచ్చునె గాని వ్వుప్రెవైక కమ్మను అమ్మక తేలు మరీ వ్వుడిను కమ్మను
అమ్మనాకిని ఎందుకు పెడిందంటేయ? అటునె వ్వును క్లుంపాని కేరదా? వాల్పునాక
వచ్చువా క్లుమ్ (Cume) ఊరదా? కేరదా? గానెలకు విద్యుంక సదీసి
వాల్పును పెడిందంటా దు కే ఆ కాలవము యొక్క డివైజులు ఏమిటి? కావము ఊరీ
కూడా వాల్పును పెడిందక పోలే ఆ కాలవము యొక్క ప్రయో వ ఏమిటి? దీనినివ్వు
కాలవలు చేస్తూనే ఊరటారు ఆ కాలవలు అడ్డగా డంటాయి కర్వుల కూడా అడ్డగా
ఊరటాయి అప్పుడె విద్యుడు అవుతున్నదీ ఎప్పుడు గ రిల్లు వెళ్ళు డివైజు ఏమంటే కర్వు
కేరమారీని కేరంగొ పెడి మరారని డ కే —ఎవర్ని వ్వుడిను కమ్మ అమ్మలే వరినీ కేరంగొ
పెడినెల్ల—ఇరలకుల అదీ పరముగా ఊరీ కర్వులు చేయబందా ఊరటారు అంతగానే వాల్పుకు
మూడు రు ప యెల ఆ ర్నానా సేన్ర మూడు లక్షలు నుం దీమర్నంబాల్పుకు మూడు రూపాయలను
కార్నానా వెల్లెందకు అనంగ అంక్షానా కర్వు అమరించుడు కావము పెరిసేరొం కే ప్రజలు
కొనియొక్క కార్వులనుం తెలుసుకోవారి కేరవపిల్ల ఏదీజుండునులందని తెలుసుకో టి గాని
యూ కమ్మకో ఏదీ మరార్కులు కలకుండా అందు చేయగలుగుతారు గాని ౬౦౦ కార్నానా అంటే
౬ లక్షలు నుంచేంబేరొకి ఏమార్కుల కర్వులగా డందరు మూడు పెంల నకా కేక ౬ పేలు
కార్నానా అంటే, కొన్ని లక్షలు నుంచేంబేరొకు అరుపేలు అయినా నరి కెల్లెని బయట పెడతారు
కమ్మకో ఏమి కలిపివా ఏమికారు కార్నానా వెల్లెన్ర సరిపాతుంద అని వాల్పు అమకొంటారు
అందువేర ఇటువంటి కర్వులు పెరిసేరొకావేగానీ కర్వున వర ఎమార్కుల ఊరదుడు ముక గొరద
వీరు వర్వులం యూ రిల్లుకు అమమరీ ఇవ్వాలని కోరుకువచ్చు

Mr Speaker The question is

That leave to introduce The Hyderabad Punishment for Adulteration of Toddy and Sendhu Bill, 1953 be granted

The Motion was Negatived

Discussion on Non-official Resolution No II

Mr Speaker Now, we shall take up yesterday's resolution of Shri K Venkat Ram Rao. There are some amendments given notice of.

The amendments may be moved now

Shri R P Deshmukh I beg to move

"That the following be added at the end of the Resolution namely

(d) Appointment of a Boundary Commission immediately to settle the boundaries of the proposed Linguistic States

(e) Inclusion of Bombay City in Samyuktha Maharashtra

Mr Speaker Motion moved

That the following be added at the end of the Resolution namely

(d) Appointment of a Boundary Commission immediately to settle the boundaries of the proposed Linguistic States

(e) Inclusion of Bombay City in Samyuktha Maharashtra

Shri V D Deshpande I beg to move

That in line five of paragraph one for the word social the word socio economic be substituted

That in Clause (c) the words and of the Telugu speaking area immediately in the proposed Andhra State be omitted and be added,

"That the following new clause namely

(d) Integration of the Telugu speaking area immediately with the proposed Andhra State be added at the end

Mr Speaker Motion moved

That in line five of paragraph one for the word social the word socio economic be substituted

"That in Clause (c) the words and of the Telugu speaking area immediately in the proposed Andhra State be omitted and be added,

That the following new clause, namely

(d) Integration of the Tekugu speaking area immediately with the proposed Andhra State " be added at the end

Shri Vaynan Rao Deshmukh (Mominabad General) Sir I beg to move

That in clause (b) the words and culture be omitted

That in line six of paragraph one the words and culture' be omitted

Mr Speaker Motion moved

That in clause (b) the words and culture be omitted

That in line six of paragraph one the words and culture' be omitted "

Shri Andanappa (Kushlagi) The amendment I have given notice of is the same as the one moved by Shri R P Deshmukh As such I do not want to move my amendment

Mr Speaker Now all these amendments are moved We shall have general discussion

Shri K Venkat Ram Rao I accept all the amendments

Shri V D Deshpande The only difference is sub clauses (d) and (e) as per the amendment of Shri R P Deshmukh have to be re-numbered as (e) and (f) as according to my amendment, (d) will be

'Integration of the Tekugu speaking area immediately with the proposed Andhra State

Mr Speaker Yes That will be done by the office

Just a word We shall adjourn today from 5 to 5 30 p m as a hon member has already complained that tea time is over

श्री बालमराव दशमुख —श्रीमंत महाराज हंहरावाच्या बसलेल्या अर्थत निवृत्तपाचा प्रसन्न हो पावावाच प्रारंभनाचा आहे हो बाळ सभासदाह्युक्त गैरसरकारी दिवशी काळा आहे बाणि त्याका वाडिजा वेण्यासाठी नीळूचा आहे

का प्रयत्न १९२ खासतयातून मावालाः प्राप्तिलेले गत्य मान्य केले आहे. महान मावासीदी यंत्र शिबीरा या सप्ताहिकात असे लिहिले आहे की हिंदुस्थानला स्वातंत्र्य मान्यमानवरून्या निरनिराळ्या प्रांतात येकपेक्षा अधिक भाषा बोलल्या जातात त्यांचे प्रत्येका बाबींसार प्रत्यक्ष प्रयत्न करण्यात येतील. तसेच मावासायलज जबाबदारीत गहक शिबीरा य दिवस कावासाहेब गावगिल आणि अितरहि मोठमोठ्या लोकांचे भुतारे आहेत । पण ते सल येथे नेत नाही

हवरावाच्या अनतेपुढ आणच्या काँग्रेसच्या पुढां यानी व कायकत्यांनी पोलीस कारवाही अयोग्य आणि नगरहि व विचार ठरले होते सो मी सुरहाका हाभून बाबविती. औरंगाबाद येथ श्री मागिकचय पहाने यानी जिल्हा काँग्रेस कमिटीपुढे असे भुतार काढले होते की मराठ्याका अलगग राहिला पाहिल आणि मराठ्याका काँग्रेसला स्वतंत्र प्रांताचा यर्मा विला पाहिले औरंगा बाद जिंका काँग्रेसने मराठ्याहि पास केला होता की आम्ही मराठ्याकाची विभागणी करून तो महाविद्वर्मात सामील करण्याच्या कुट नीतीचा सीन निवड यकत करतो. त्या वेळी यतमान पयातून मराठ्या कांताच्या येत असत की परमणी व तावेड जिल्हाचाचे काही ताबुकी महाविद्वर्मात आणि बाकी जिल्हे भुवनी प्रांताका ओकाचे त्या वेळचा हा ठराव होय

तसेच हवराबाव काँग्रेसने अय्यस त्यानी रामानव तीप यानी लखनी येथे वृत्तपयाराता दिलेच्या मुलाखतीत सांगिलेले होते की हिंदुस्थान सरकारने हवराबाबाचे शिबीरीकरत लॉबीयवर ठाक तसे ३० ऑगस्ट १९४९ मराठ्याका साप्ताहिक

त्या शिवाय महाराष्ट्र प्रांतिक काँग्रेसन आपल्या येठकीत आणि येथें बसलेल्या काही सामाजीय समसयानी असे म्हटले होते की भाषावर प्रांतरचना यकत न झाल्यास अलग मराठ्याका भुवनी प्रांतास विलीन झाला पाहिले २८ जून १९४९ मराठ्याका साप्ताहिक तसेच महाराष्ट्र प्रांतिक काँग्रेस कमिटीकी येठक यथे या २९ जून १९४९ का कापी होती तीत लालीत पातणीचा ठराव पास झाला तो ठराव यानून बाबविती

हिंदी सरकारत आणि हवराबाबाची अनटा या दोहोच्या हिवाच्या बुन्दीमें महाराष्ट्र समितींच असे बाटले की हवराबाबाचे भाषावार तीन विभाग करावेत, मराठ्याका सलग अंदांन अनुगत महाराष्ट्रात सामिल झाला आणि बाबच्या परिस्थितीत हे तातबीने होय यकत मसलास मराठ्याका भुवनी प्रांतास घालाळ विलीन करून भारतीय लोकवाहीच्या जीवाताती ही नीती अलगड करू करामी

सुख-अक्योलाकरत अय्यसविचार अनुभोवक-रतमकाळ कोटेचा जगझानटाव पायले बिहू साहेब बाबा साहेब पराजये योगिब माजी आणि वयपायल यारी

हुवरी अहवाभी भोवणा आपका हाभुसचे सभ्याचे गुहमणी श्री बिहू साहेब यामी केसी आहे निझामाबाबच्या काँग्रेस अविधेयानाचे अय्यस ययाच्या आसगितायकन केलेरमा त्याच्या भावयाचा मी हुम्हाला नुताराग यानून बाबविती

विषय सामान्यबाबानी हिंदुस्थानच्या पोटास हवराबाबला प्रतियाम्याचे लोक बसलाग केड या बुन्दीने यानून बुनून निर्माण केले सर्व बुन्दीने ते लोक लोक्याचे ठिकाण आहे निद्रयानी

हिंदुत्वानास बोन समित राष्‍ट्रविरापी प्रोपागन्‍डा त्या मुसलमानी आदीयता आणि सरवानसाही या होत या बोही सक्तीचा संयोग यत्‍ाळ मुसलमान संस्‍गानीसुद्धा झालेला आहे म्हणून लोक साहीत राजप्रेमुख ही विसणवी आहे सरवान विभाजन हाच कारा व अंतिम मुदाम त्यावर आहे

विठु साहेब मनाच स्वष्ट सावाययाचे आहे की याचा सर्व काय होतो ? अभ्यस महाराज ही विल्ली सरकारची मुकी सेलप्याकरिता मी म्हणत नाही याना आपल्या सुर्वा सामाज्यमापी ज्‍यास्त काळजी पडली आहे पण त नेहळपी मनभरपी हा त्याचकाय प्रकार आहे येक काळी जगतेला की नारबायने विल्ली होटी त्याला ह्यामी गळपट्टी विल्ली आहे वेगवेग नष्टे ते निष्ठासमाय केला आहेत म्हणाने कायते तुम्ही सांगितले होते की निष्ठासमापी राजवट नष्ट झाली पाहिजे त्याच विवूना मला विचाराययाचे आहे की त्यानी त्या घड्याचा अर्थ कायला स्वतः पी १२५ कययापी सुर्वा सामाज्यमासाठी त्यानी ही तरापीड केली आहे असे विसते या करिताच त्यानी निष्ठासमाका कायम ठेवण्याचे कबूल केलेले विसते आम्हाला हँचराबायचे विभाजन पाहिजे ही मावणी म्याम्ह आहे आणि ती जर तुम्ही मुबलासूम कायली तर जगता ही पतरमायाकियाय पाहू यार नाही

काही लोक म्हणतात की आम्ही जर माभाबार प्रातरचना केली तर औरंगाबायच्या राज्यी प्रमागे विल्ली होवील औरंगाबायचे राज्य विल्लीला होते आणि विकास महाराष्ट्र विभावीने स्वयं केला वसेच गिरिविपाळे सुभेदारही स्वयं झाले होते पण मला त्याना सावाययाचे आहे की बावा ठरी परिस्थिती राहिली नाही व वसेच होणेहि शक्य नाही

मुबयी प्रांतासीक कोपेसचे संतकी मनी की हिरे याच विचार माभाबार प्रात रजनबायत काय आहेत ते वहा हँचराबायच्या कोपेस कवियेचनाका येव्वापूर्वी की भाळू साहेब हिरे यानी मुबळी येथे महिला विकास मळ्ळापुळे बोललाना ज बुरगार काढले ते घाराय क्‍याने मी तुमच्यापुढ मावतो माभाबार प्रातरचना झाल्यावियाय मायेचा मुल्कन सस्कृतिची जोपालना आणि प्रांताचा विकास होत नाही म्हणून माभाबार प्रातरचना होणे बायबयक आहे त्याकरिता मजळाया मध्य प्रवेसाचा मराठी बोलाराय माय महाराष्ट्राका बोळून मुबळीसह सयुत महाराष्ट्र झालाच पाहिजे

महाराया यानीने ५ ऑगस्ट १९४९ च्या हरिजनमध्ये जसा बुरेक केला होता की विल्लीक आच जी यडमा बनत आहे तीचे ती पोने केड सरकार नध्ये सत्तेचे केंडीकरण होत आहे पण सत्तेचे विर्नीडीकरण झाले पाहिजे आणि त्या प्रमागे यडमा बनली पाहिजे वसेच अंका प्रांतास येक माभा असल्यावियाय त्या प्रांताचा विकास होत नाही म्हणून आपल्याका वेसाचा मुल्कन कराययाचा असेल तर माभाबार प्रातरचना कराययात पाहिजे

अंते म्हणके जाते की जर मुबयी सोडून महाराष्ट्र मायत जसल ठर आम्ही बायला ठपार झालेत पण नला असे सांपाययाचे आहे की मुबयीपी की कायपी भरयरात आहे जो बुरेक झालेला आहे तो महाराष्ट्राच्या गरीब खेडकरी आणि मजुरांनी केला आहे ते आपली सोटी सोडून पाच सोडून मुबळीला गेले आणि राजविराध गिरव्यामध्ये राबले आणि त्याच्या रज्यावर, माभावर मांति यमावर नौबकघारांनी कपडे कयने कयावले बुराहुरणार्थ मुबळीमध्ये काही कामे गिरव्यां

कमत १७ १८ कोटीचे भाडवक होते पण युझानसर ते भाडवक बनेक कोटीनी बडके मुडकाळत महाराष्ट्राच्या शेतकरी मजुरांच्या अभावर त्यांना १ कोटी खय नफा साळा म्हणून त्यांनाभीदी वाटते की जर भाषावार प्रातरचना झाली तर आपल्या महाराष्ट्राच्या शेतकरी मजुरांच्या रक्तावर बगला येणार नाही व नुबनीवर पिळगाराची सत्ता राहणार नाही म्हणून ते या प्रस्तावा विरोध करतात

आपल्या हिरावावाच्या विमाजनाहून मला विस्वास आहे कारण आज व विवाडाच्या नेषावर बसणारे लोक आहे त्याचेच म्हणार त्याचेच आस्पासन मी त्याच्या पुढ ठवलेसे आहेत तेव्हा ते भाषावार प्रातरचनेला व राज्यप्रमुखाची प्रभा नष्ट करण्याला पाठिंबा देतील असे बोलून मी सचामुद्दाला विनंति करतो की त्यांनी हा ठराव संमत करावा

श्री रतनलाल कोरेवा —स्पीकर सर आज जो नॉन ऑफिशियल रेझोल्यूशन (प्रस्ताव) हमारे हावुस के धामने जाया है बुझनी मुसालिफत करने के लिये मैं व्यपस्थित हुवा हूँ मैं मानता हूँ कि यह प्रश्न काफी महत्वका है और आज हिंदुस्थान में बिचपर विवाद चल रहा है और कॉंग्रेस उसे बच सत्ता में भी बिच प्रश्न पर बो राय है लेकिन अभी हालही में जो कॉंग्रेस का अधिवेशन हुआ उसमें बिच प्रश्न पर काफी बिचारविनिमय हुआ काफी बुझते बिचार लोगों ने प्रवर्धित किये और काफी सोचविचार के बाद कॉंग्रेस एक नतीज पर आयी

मैं मानता हूँ कि कटाची अधिवेशन के समय कांग्रेस ने एक प्रस्तावना पेश किया था और कहा था कि प्रांती का जो पुनर निर्माण होगा उस समय भाषाओं के सिद्धान्त से बिचार बिना जायगा और पुनर्निर्माण के समय भाषा का सिद्धान्त रखा जायेगा लेकिन कटाची अधिवेशन के बाद परिस्थिति काफी बरल गयी है यह आप जालते ही है हिंदुस्थान से अन्न जोष निकल गये यह सबसे बडा परिणतन कटाची अधिवेशन के बाद हुआ है मुझे बाद प्रश्न में हमारे देश में अपना घर बूझ बुझाया हिंदुस्थान भर से और अज स्टेटो से भी बिवाह्त आये कि भाषावार प्रातरचना का जो सवाल है उसपर बिचार करना चाहिये और यह भी बिचार रखा गया कि असेम्बली में जानून बरके यह सवाल हल किया जाय

अभी तो हमारे सामने हिंदुस्थान में कान्ची महत्व के सवाल है अन्न का सवाल हूँ कपडे का सवाल है कातकाटो का सवाल है अनीग का सवाल है और ये सारे बहुत सवाल हल करने के लिये हिंदुस्थान सरकार के एक पञ्चाधिक योजना समार की है आज हमारे सामने यह सवाल है कि पहले हम कौनसा सवाल ठ और समारा रुक कौनसे सवाल पर केन्द्रित होना चाहिये कटाची के सवाल पर हमारा ध्यान ज्यादा होना चाहिये डॉ ब्राम्सेम (Land Problem) का और कनडा शिक्षा आदि जो बहुत सवाल है जो देश की जनजी व अल्पत महत्व रखते है बुझनी सरकार ब्यागत बिना जाय अपना सल पहले केन्द्रित किया जाय या भाषावार प्रातरचना का बिचार पहले किया जाय बिच पर कॉंग्रेस ने बहुत बिचार किया है और यह उप किया है कि पहले हम जनता सवाल हल करेये कपडे का सवाल हल करेये जब तक यह मूलभूत सवाल हल नहीं होते हूँ और जब तक पूरे हिंदुस्थान में बेकता नहीं जाती तब तक यह भाषावार प्रातरचना का सवाल नहीं किया जा सकता और बिचके एक एक ठीक तरह से हल नहीं किया जा सकता

यह कहा गया है कि जबतक यह बिनाब (मांग) माना जाया जाए प्रारम्भना की जो बिनाब है वह पूरी नहीं होती है जबतक मुक्त की बुद्धि नहीं हो सकती है यह कहा गया कि जबतक कि सार्व सवास हल नहीं होता तो मुक्त प्रासकी सोशल डेवेलपमेंट (सामाजिक प्रगति) विकसनीय डेवेलपमेंट (आर्थिक प्रगति) नहीं हो सकती है लेकिन यह स्पष्ट गलत है मैं आपसे सामने यह बात रखना चाहता हूँ कि बाब राजस्थान यह स्टेट जेक जैसा स्टेट है जहाँ एक ही भाषा बोली जाती है जहाँ सार्व यू पी ने भी एक ही भाषा बोली जाती है तो मैं पूछता चाहता हूँ कि क्या राजस्थान या यू पी का किसान बकरी के किसान से ज्यादा सुधी है ? मुझे सार्व ड्राइवकोर या कोपीन में जितनी डिबिडिज्यूबल डेवेलपमेंट हुयी है (व्यक्तिगत प्रगति) वृत्तगी क्या राजस्थान या यू पी में हुयी है ? तो मैं यह कहना चाहता हूँ जो स्टेट मरिट सिस्टम (बहुभाषी प्रवेष्ट) होते हैं मुक्त की डिबिडिज्यूबल डेवेलपमेंट एक भाषा बोलनेवाले स्टेट से ज्यादा होती है एक दूसरे के रीतिरिवाज से जेक दूसरे को काफी मलत होती है और जसे स्टेटों में जहाँ के जेगो का बुद्धिमान भी विचार होता है मेरे यहां यदि कर्नाटकी जेक मिन है तो मैं जूने के ब्यासात समझने की कोशिस कख्या और यह भी मेरे ब्यासात समझन की कोशिस करेगे जिसतरह जोनो भी जेकदूसरे को समझने की कोशिस करेगे

फिर यह भी कहा गया कि ये जो पञ्चवारिक योजना है जिसमें जो प्रॉजेक्ट बननेवाले हैं जूससे भी जगता से जसलोब बनेगा जसे तथिकोडा प्रॉजेक्ट के बारे में कहा गया है कि यह प्रॉजेक्ट बाध में बननेवाला है तो जिससे बाध और कर्नाटक के लोगो के बीच में जसलोब पैदा होगा सेमिन यह सही नहीं है मैं पूछना चाहता हूँ कि जेसे पूर्वा का प्रॉजेक्ट जसा भी जेन है मराठवाडा में जगता है और यदि जूसमें से बीच निगलेक्ट (इर्लसिट) होता है तो जूको जूसमें जूधी नहीं होगी मैं सोचता कि जूसमें से बीच को फसपा निके मैं तो यह चाहता की बीच के जिनसे भी प्रॉजेक्ट हो तो यह कहना गलत है कि स्टेटो में जसलोब जैलेपा

मैं यह कहना चाहता हूँ कि यह सवास काफी पैचीवा है और मुक्तिक है दूसरे जो जहन सवास है पहले जूदे हल करन के बाध फिर जिसको किया जा सकता है हमारे हिन्दुस्थान के लोगो में मुक्त मोध है

हमारे नेता मानते हैं कि बाब यदि यह सवास जुटाया जाय तो हमारे यहां बहुत जगजे लोगो बाब ही हल वेक रहे हैं कि जहाँ बाध स्टेट बनना बनने जा रहा है मरास में जिये जगजा दूक हो गया है कि मरास कहाँ जाय बाध जेग चाहते हैं मरास बाध में जा जाय और टागिकिजल जेग मरास जूधे जेने के जिये तैयार नहीं है जूधी तरह जहापर जमुनत महापद का सवास जामेता तो बकरी के रिय जगज शुरू होगे जूधी तरह जगे जसकर कसकता के जिय भी सार्व शुरू होगे तो बाब यदि यह सवास जुटावे हैं तो ये जसे सवास है जिनसे जगजे पैदा होने का जर है

मैं कहना चाहता हूँ कि जेजगाथ में जावण जहते हुके भी सकरटाव मोरे ने कहा कि बॉर्डर के जो मुक्त जियेजेथ (वेहाड) है जूधे जामेथ में जासना चाहिये और बाकी हिस्सा बकरी जिलके में जाना चाहिये और यदि यह जायावार प्रास रचना न होगी तो रजसपाड होगा और रजसपडिज जगति होगी और जायावार प्रासरचना हो कर ही रहेगी अगर बाप जिसतरह रजसपाड से जायावार

प्राप्त करना चाहते हैं तो हम उसके लिय तयार नहीं हूँ और बैसी भाषावार प्रातरचना हमको नहीं चाहिए हा अगर चाँहि के साथ भाषावार प्रातरचना जानेवाली हूँ तो हम मुझको मान दे लिय तयार हूँ लेकिन जिस में जल्दी करना नहीं चाहते हूँ अगर जिसमें जरूरतकी दृष्टी तो यह बैठ जिस जस्ट आर्बीन ओपनिंग पैड्या बॉक्स (Just like opening pedya box) अर्थात् हम गुरुत महु सवाल हल करने के लिय तयार नहीं हूँ हम पहले एक्सपेरिमेंट (Experiment) के दौर पर आध स्टड बनाकर यह देखना चाहते हैं कि यह किस तरह चलता हूँ और पश्चित नेहकने यह कौन्स अधिवेशन के समय यह साफ दौर पर कहा था कि जबतक आध स्टड स्टडमानीय (विषय) नहीं होता तब तब हम जिस सवाल को जुड़ाना नहीं चाहते हम भाषावार प्रातरचना करने कोसा स्वीकारन के लिये तयार नहीं हूँ पश्चित नहकन यह कोशिश की कि हम सब अब अगर बैठकर जिस सवाल पर सोचें लेकिन जिस समय यदि आप जिसका हल करना चाहते हैं जिस पैड्या बॉक्स (Pedya box) में से साफ और बिच्छू ही निकले और बाब यदि भाषावार प्रातरचना करते हैं तो हिंदुस्थान का किये व कमजोर होगा ऐसा जर है तो जिससे बेधा का किये व कमजोर हान का जर हूँ बैसी भाषावार प्रातरचना हम नहीं करना चाहते हूँ

हमारे कम्युनिस्ट भावी तो बैसी चाल चल रहे हैं किसी तरह से यह बॉक्स खुले और मुसों से साफ बिच्छू निकल कर हिंदुस्थान को कमजोर करे ताकि हिंदुस्थान की कमजोरी की वजह से यह आत्मासीसे रैड (काँक) बन सकेगा हिंदुस्थान चाहें रैड बने या और कुछ बने लेकिन आज तो हमें कम्युनिस्म का ही ज्वाला जर है और आज स्टेटो में कम्युनिस्म ने अपना सिर जुड़वा है और अगर आज भाषावार प्रातरचना होती हूँ तो ये ज्वाला बलवान होगा आज भारतीय जनसंघ रामराज्य परिवर्ष हिंदुमहासमा आदि जातिय संस्थाय देश में अपना काम कर रही हैं जिसको अगर देखें भीना मिला तो हमारा देश जातीय वादियों के हाथों में बरबाद होगा हमें मूलक रैड बनने का ज्वाला जर नहीं है लेकिन जातीयता नहीं खड़ी चाहिये जिसलिये आज के हाकाश में भाषावार प्रातरचना करना ठीक नहीं होगा

1

की रगराज बेलमुल —अध्यक्ष महाराज आज कायदे मसलापुई जेवा सम्मानीय सभासदने भाषावार प्राप्त करनेका ठ ठान माँकसा जाहे बाणि त्याला नी जेक अपस बना बिलेसी जाहे मराठ-बाबा हा मराठीबा बाणिपीठ जाहे मराठबाबाधी जेक बास परपरा चालत बालेसी जाहे मराठी या राज्यापसून मराठबाबा हा धन्द बाला जाहे समुपतमहाराष्ट्राधी धोकक्यात व्याख्या करा बयाणी क्षात्पास बीत किबा अधिक विभाग जोबून अक केलेला महाराष्ट्र असी व्याख्या करता येवील

कोसेसका हा अधिमान बादू बेम् नये की आम्हीच ही मागणी केसी होती समुपतमहाराष्ट्राधी मागणी बनतेची मागणी जाहे मला कौसेस सरकारला सागावबाचे जाहे की महाराष्ट्राधी मागणी आजकाळी नयून तीवी जेक पूर्वेपरपरा चालत बालेसी जाहे बाणि तिये विचारोपच विवाधी महाराष्ट्राधी केलेले जाहे तो त्या बैठेच्या अन्वयाविरुद्ध केलेला मुठावणीचा परिणाम जाहे आज आम्ही छिन्न मागणी निराकथा रीतीने कायदेमसलापुडे बाणू बिच्छूठी त्या वेळी समक्ष रामबासानी लोकांना धिककन बिलेसी होती की मराठा विसुका मेळनावा महाराष्ट्र बने बाबनाहू भुमबडी म्हणजे बाब की व्याख्या जाहे ती सिवाधी महाराष्ट्राच्या गाठापासून चालत बालेसीह जाहे विशेष नाबापूरकाष्ट्या संस्थात संथायने म्हणजे मराठी बोलणारे मराठी संस्कृति मानणारे लोक

जेथे राहतात ही महापद्म प्राचर काळी महापद्म पर्वणा प्रचीर समथ रामदासाना केला होता आणि त्याची दुरुमेळ विवाही महापद्माच्या हस्तो रोवली गेली होती त्यावेळी श्री महापद्म त्यांनी स्थापन केला होता तो त्यावेळी असलेल्या स्थितीत स्थापन केला होता ते म्हणून त्या वेळच्या महापद्माच्या कल्पनेत आणि काळच्या महापद्माच्या कल्पनेत फार फरक पडेल पण मला सांगायचे आहे की ते लोक राबकारण होते आज कायला जो समुक्त महापद्म स्थापन करायचा आहे त्याची लोकसंख्या १९११ च्या सेन्स (Census) प्रमाणे ३ ११५ आहे आणि सेन्सस १५ श्री मी आहे आज कायला महापद्माची मागणी केल्या करतो तेव्हा कोणतकडून सांगण्यात येते की ह्याच्यात प्रतिक्रिया आहे पण मला स्पष्ट सांगायचे आहे की हा प्रतिक्रिया आहे महापद्माचा कमीही वेगार नाही आपण सर्व लोक राष्ट्रभूत आहे तो तेव्हा निरनिराळ्या प्रांतात महापद्मवासाच्या दृष्टीने विचार करता त्याला जराच पाडिला मान्यवासाची विद्या आणि तेव्हा महापद्मात नंतर राष्ट्रीयस्वातंत्र्याचे समानतेचे व स्वतंत्रतायेचे लक्ष त्यांनी नेटाने घेतले अशा प्रकारे ना महापद्माच्या प्रस्तावा चालना मिळाली आहे आलोभितान प्रस्तावितान व ठेवता बहुजन समाजात लोकसत्तावाची लक्ष्याचे वातावरण निर्माण झाल्या पाहिजे महापद्मातुळे आता होत मार्ग विस्तार आहेत अक म्हणजे लोकरीवर्गाच्या आघाटवर कोणतातकड राष्ट्रवाय स्वीकारायची किंवा नस्यारी हुजूमवादीत गाळलेला पांढरपेचा वर्ग याच्या आघाटवर राष्ट्र वावाचा भेडा मुलायमाचा

कोरूनचे वीरण हुजूमवादी चल्यानिकाच्या हाती गेले आहे इतिहासकारांनी महापद्मातील माळ्याची तुळना समानावर करी आहे म्हणून मला म्हणायचे आहे की महापद्माच्या स्थापनेकरिता येथील लोकरी कामगार लक्षा घ्यायला यावेतुळे पाहणार नाही तुम्ही म्हणता की मुंबयीविषय महापद्म कायला कायला वगैरे आहे त्याचप्रमाणे चारकमिशन नेमला आनखी निरनिराळ्या चमिन्ना नेमला कोरूनचे वीरण ना कायलीत काय आहे हे पोटली श्रीरामचू यांच्या मुद्दाहणायला स्पष्ट विले पोटली श्रीरामचू अपवाद करीत असतांना जगाहलकाकधी ५ मीलाचा प्रवाल काळ लहले पण बळकट श्री पोटली श्रीरामचू यांच्या नेगीत गळ नाहीत आणि माग ते वेव्हा गेले तेव्हा जरी हुजर परिस्थिती निर्माण झाली श्री आम्ह प्रात जावाच सांगला तेव्हा त्याच्या मरणावर दुःख व्यक्त करायला गेले आणि अशा रीतीने नंतर साहचर्य बाळगिले

मला हुजरी काय ना ठिकाणी सांगायची आहे की हुजरावाक्या सेन्स (Census) मध्ये किलेव्या निरनिराळ्या भाषा बोलणाऱ्या बाबते किले आहेत ते श्री सधनगुडुने मांडू निश्चितो ठेवली माबाबोलगारे ८९२१५२४ बोकडा प्रमाण ४७ ८ मराठी बोलगारे ४५४ ११ ९८२ बोकडा प्रमाण २४८ मुजु बोलगारे २१५९ २१४ बोकडा प्रमाण ११९ कायली बोलगारे १९६१९ १ बोकडा प्रमाण १ ५ आहे विवाय लक्षाची बयारी करीत बोलगारे ५५६ ४१२ आणि हिंदी बोलगारे १६६ ७३६ आहे हे बाबते आहे ते पुनच्याच सरकारने आहेत आज येथ हिंदी बोलगाऱ्यांची संख्या फक्त १६६ ७३६ असतांना हुजूमाने मुद्दामाया निघाविले हिंदीकरण करण्याचा कायदा तुम्ही मानण्यातुळे कायला मला विचारायचे आहे की हुजरावाक्या प्रादेशिक भाषामध्ये मुद्दाला येवली माया जली विलत नाही की श्री विवायिठाचे माध्यम होवू शकणार नाही हुजरावाक्या बोकडर लोकसंख्या १५५ १ ८ आहे

उत्प्रेषण वी वी सुचना दिली आहे ती ही की बाबुबरी कमिशन (Boundary Commission) नेमा आणि मुंबवीसह संयुक्त महाराष्ट्र निर्माण करा पण सरकार त्याला तयार नाही मला सांगा कपाचे आहे की मद्रास कायदेमंडळातही हायब्रिडमध्ये अशाच ठराव पास झाला होता की अक बाबुबरी कमिशन नेमाचे व भाषावार प्रातरचना करावी महाराष्ट्राची वी मागणी आहे ती मानणी नव्हे तर जनतेची मागणी आहे आणि ती जनतेच्या अंतःकरणातून निर्माण झाली आहे ती तुम्ही डावसू एकसार नाही आणि जर डावसूच्याचा प्रयत्न केला तर ती निश्चितपणे धागटो ऱ्ही महाराष्ट्राचा सत्तरी आणि कामगार त्यासाठी सदा बेबील १९११ साली मराठ्याची (मराठी बोल वाचपी) संख्या ७५८ होती आणि संयुक्त महाराष्ट्रात येणाऱ्या भाषांची संख्या कपे प्रमाणे होती लोक ५३८ कोपे ६६७ देव ११५६९ मराठना ५ १५ आणि महाविषय (मध्यप्रात आणि वहाड) ७२ तेव्हा मला प्रगटारे जर महाराष्ट्र स्थापन झाला तर लोक संख्या बेकवर ३ १३५ होतील

मागी वी सुचना आहे की मुंबवीसह महाराष्ट्र निर्माण करण्यासंबंधी आहे आणि मला सांगा कपाचे आहे की तो निर्माण झाल्याशिवाय राहणार नाही काही कुपयमय वृत्तीचे लोक म्हणतात की मुंबवीचा अलग प्रात बनवा पण मुंबवी संघरात राहणाऱ्या लोक मराठी बोलणाऱ्यांची संख्या पाहिली म्हणजे ते कपे सय आहे ? हे तुम्हाला विसून येतील मुंबवी संघरात १९११ च्या विर मराठी प्रमाणे ५ टक्के मराठी बोलणारे लोक आहेत आणि गुलगात ६२ टक्के मराठी बोलणारे लोक होते १९४१ च्या विरगातलीप्रमाणे मुंबवीची लोक लोकवस्ती १७४१ होती त्या पैकी ९१६ मराठी बोलणाऱ्यांची संख्या होती १९४५ साली बेकल पास कपेची ती संख्या १३ लाखावर गेली म्हणून मुंबवी हा महाराष्ट्राचा भाग न समजता अक कमिशनरचा प्रात बनवा असे म्हणणे किती लोकांचे आहे हे विसून गेले आणि मला मागणी कपे कोणाची आहे ती बरीही पूर्ण होणार नाही मुंबवीला मागणे सैन्य प्राप्त करून देण्याचे येय कोणाला आहे तेच महाराष्ट्री मागी आणि बहुतेक महाराष्ट्रातील सत्तरी कामगार वर्गांनी रात्रविषय काम करून जायले रत घाबरे म्हणून माक मुंबवीला सैन्य प्राप्त झाले आहे म्हणून मला म्हणावयाचे आहे की मुंबवीसह महाराष्ट्र झाल्याशिवाय राहणार नाही मुंबवी ही सत्तरी कामगारची आहे कोणत्या ठाटा बिलीची नाही जो पर्यंत मुंबवीसह संयुक्तमहाराष्ट्र होणार नाही तो पर्यंत हा सत्तरी कामगार स्वस्त बसणार नाही जनतेच वी कपि होते ती कोणाच्या सायम्यावरून होत नाही ती जनतेतूनच निर्माण होत बघते भारताच्या स्वातंत्र्याच्या संघाच्या वेळी स्वराज्य नाका कमिशन हाक आहे अशी लोकमात्र टिळकाची सिद्धान्ता या महाराष्ट्रातूनच निघाली होती । मला मोठे आश्चर्य वाटते की काही लोक सांगतात की संभाच्या परिस्थितीवर जर संयुक्त महाराष्ट्र स्थापन केला तर सत्तरी कामगारचे कल्याण होणार नाही पण मला सांगायला आहे की परिस्थिती तशी नाही आणि संयुक्त महाराष्ट्र स्थापन झालाच पाहिजे

महाराष्ट्रीमागी वी पूर्वपरंपरा जातत आली आहे त्याच्या वी अधिकारी वृत्ती आहे कुड प्याच्या हरीर हस्ताकरण्याची वी वृत्ति आहे ती निस्तानातून होणार नाही अशी केसरकारका मीती वाटते की काम ? मुंबवीसह जो पयत महाराष्ट्र बनणार नाही तोपर्यंत आम्ही संयुक्त महाराष्ट्राची मागणी मागे घेणार नाहीत रक्षियामध्ये विरगिराळ्या भाषा विरगिराळे बर्ग होते त्यांनी

ह्रीं भावप्रमाणे आपल्या राष्ट्राचे मित्रनिगळे विभाग पाहले आणि आपली प्रगती कल्पने वेगळी लोक जांतीबळ सैन्येने समिष्टिने की कल्पनिष्ठ पक्ष ह्या सगळी कायदा येवना वेगळा मिळविले करीत आहे त्या ठे बरोबर नाही हे व राष्ट्रीय स्वयंसेवक संघच हे जातिभयानी आणि अगता विरोधी असेल आणि तेक संघकल म्हात्माजीच्या कुमार्गीणी विरोध करसात

ही बी समुक्त महाराष्ट्राच्या निर्मितीसंबंधी मोठे आहे ती मी पूर्वीच सांगितल्याप्रमाणे माथची नाही ती पूर्वीपासून चालूच आलेली आहे आणि तिचा एक पुनरपरा आहे महाराष्ट्राच्या शेवट याची पूर्वीपासून मागणी हे होती की आम्हाला पोतभर अन्न वगळर नये आणि आमच्या मुलांना शिक्षण मिळावे आता त्यांना कच्चा चुकले की समुक्त महाराष्ट्र निर्माण झाल्याशिवाय आमच्या आमच्या पुढी होऊन नाहीत आणि हे बर झाले नाही तर त्यांच्यातील बळबोर वृत्ति याची आत्मा शिवाय राहणार नाही मराठवाड्यातील शेतकऱ्यांची आणि कामगारांची ही अपेक्षा आहे की समुक्त महाराष्ट्र स्थापन झालेली याची देखी माफी खोळा पाहिल्या पाहिले आणि नसा सारा वयाचे आहे की आमचा शेतकरी कामगार मुंबईसह महाराष्ट्र बेसत्याशिवाम राहणार नाही राहणार नाही चव्थी मी माझ्या सुचनेला पाठिंबा देऊन मूळ ठरावाला सुचनेसह सरकारी कायदे मंडळाला पाठ करणारा आणि वेळ सरकारला बित्ति करारी की बाजूबारी कमिशन देणू मुंबईसह महाराष्ट्र आणि शिंदर प्राप्त निर्माण करून परतून घ्या आणि समानान नावे माफी दस्त्या घ्यावी

The House then adjourned for recess till thirty five minutes past Five of the Clock

The House re-assembled after recess at Thirty five minutes past Five of the Clock

[Mr. Speaker in the Chair]

श्री नाथबराह घोषीकर (बुधनौर जनरल) —मिस्टर स्पीकर सर आपके समुच्च और विश्व समुदाय के समुच्च भाषाचार प्राप्त रचना के सब में येक प्रस्ताव पेक्ष कृष्ण है और मुझ पर कस से मुझ मोठी ची चर्चा शुरू हो गयी है। अब अगर बिचार से कुछ विरोध करें तो यह कहा जा सकता है कि हमको आमका का विरोधी ठहराया जा रहा है लेकिन जो प्रस्ताव और योजनाओं समुदाय के अंदर जाती हैं और मुझ पर जो चर्चा होती है मुझको वास्तव में विरोध के किये विरोध कहा जा सकता है। क्योंकि जब गवर्नमेंट अपने बिचार बना के सामने रखते हूय कि—ही योजनाओं को लेकर चलना चाहती है जो मुझे अवर सीधे आमका रोड अटकाये जाय या फिर तरह की मुक्तिवात पैदा की जाय जिसकी ही ज्यादातर घोषा जाता है और मुझे किये समय भी किया जाता है। भाषाचार प्राप्त रचना के सब में सेट्रल गवर्नमेंट और हमारी राज्य सरकार ने कभी विरोध नहीं किया है बल्कि ये चाहती है कि समय पर मिश्रित किया जायवा। असी असी देश के अवर भी पार्टीशन हुआ जो देशका नजारा हु-जा मुझे जो कस हमारे सामने आया मुझे सी हय अभी निपट नहीं। धके हूँ। सीटी हालत म देश के अवर कुछ परिस्थित किये जाय। मुझे कुछ दुर्कषे जिय जाय जो मुझे होनेवाले नवाक्य भी हमारे सामने मौजूब होने बाधिये और हर नागरिक को और हर जनैरल मेबर को जिस सब में बिचार करने की आवश्यकता है। असी असी बाध स्टेट के सब में जो वादीकन हय।

[illegible]

के साथ काम करने की जरूरत है। हिंदुस्तान के बारे में लोगों का भ्रम दूसरे में साथ अच्छा सब रहते हैं। भाषावार प्रांतरचना होनी चाहिये। भाषावार प्रांत रचना अवश्य होकर रहनी चाहिए। मुक्तके छिन्न समय की जरूरत है। हमको अतिशय धन की जरूरत है कि ऐसे प्रांतों और अंग के साथ प्राप्त करने की कोशिश करने की आवश्यकता है। दूसरे प्रांत में रहनेवाले लोगों का यह सोचना चाहिये कि क्या मैं इस प्रांत में प्रांतों के साथ रह सकता हूँ अगर नहीं रह सकता तो मुझे अपनी संपत्ति और आवश्यकता के साथ अपनी प्रांत में चले जाना चाहिये। जिस तरह की संस्थापना लोगों ने पैदा करने के बजाय आपस में द्वेष पैदा कर सकटकालीन परिस्थिति निर्माण करने की कोशिश की जाती है। पाकिस्तान के अगर हम देखते हैं कि बहुमधिया और लोगों के बीच में सगरे शुरू हो गये हैं। कुछ तरह की स्थिति हम बहुत नहीं चाहते। सभी अभी बांध प्रांत की रचना हो रही है तो हमारे कुछ माननीय सदस्यों ने कहना शुरू किया है कि बिहार के कुछ लोगों के मुद्दम शामिल कर देने चाहिये। हालांकि के साथ और भी लोगों को दिया जाना चाहिये। जिस राजकीय पार्टी की मानना नहीं होनी चाहिये। लोगों की बहुमधिया की दृष्टि से प्रांत रचना हम करना चाहते हैं। आज की जो हमारी आर्थिक स्थिति है मुक्तों के होते हैं वह बहुत पक्का है कि भाषा के आधार पर आज ही प्रांतों की पुनर्रचना करना अवश्य है क्योंकि हर भाषावार प्रांत आज की स्थिति में अपने आप के बल पर अपनी सरकार नहीं बना सकते। और जिस अवस्था में अस्थिति का वातावरण फैलाने की ताक में रहनेवाले दूसरे लोग या पार्टियाँ जिस भी के का काम मुठभरती और बहुत सारतर्क में भेक गया सकट निर्माण होगा। जिससे केन्द्रिय सरकार प्रांतीय सरकारों के कमजोर हो जायेगी। अगला की मानना की हम जानते हैं और हम भी चाहते हैं भाषावार प्रांत रचना होगी चाहिये। लेकिन जिस समय की हम प्रतीक्षा करनी चाहिये जब कि हम आपस का भाषाभाषा कायम रहते हैं। जिस प्रयत्न को शुरू कर सकते हैं। आज की सामाजिक आर्थिक राजकाय और सामाजिक विचारवादा प्रांत रचना के छिन्न कुछ अच्छी नहीं मानना होती। जिस पर मैं अगर आप चाहते हैं कि भाषावार प्रांत रचना अच्छी होनी चाहिये तो मैं बिलना कहूँ कि सभी दो बार नहीं के अगर बांध प्रांत होना चाहिए। मुझका एक अनुमान हमारे सामने रहनेवाला है। मुझे अनुभव है हम सोच सकते हैं कि हालांकि के साथ हम जिस तरह से भाषावार प्रांत रचना कर सकते हैं। कम से कम मुझे एक एक हमको अच्छा चाहिये। जिसलिये जो प्रस्ताव प्रस्तुत हुआ है मुझका मैं विरोध करता हूँ और मुझकी कोई आवश्यकता नहीं समझता।

R B Deshpande (Pathri) Yesterday, I happened to hear a speech made by one hon. Member of the other side. Today also, I have heard two or three speeches from the Opposition Benches. Really I am very much surprised—nay, even dismayed,—to hear those speeches. I should like to place before this August Assembly the mentality—if I may use the same word of two hon. members,—with which this resolution has been placed before the Assembly. I am at once reminded of a very famous saying in Marathi which runs like this—*चारीची गति कुपचापगत* which in English means that the speed of the running of a squirrel is only as far as the fence or compound beyond which it cannot go. I

should like to say that a man with a lofty thinking only will be able to solve these problems and as Swami Vivekananda says, a man must always think from a higher level. If you stand and see from below you find the houses of the poor and the houses of the rich but if you go to the top of a mountain, stand there and see you find all houses on the same level. You cannot make a difference between a poor man's house and a rich man's house. Similarly when we tackle problems like these, viz. regrouping of provinces or the disintegration of the Hyderabad State on the basis of language and culture we have to go to the top and find out whether the present time is an opportune or appropriate time for the disintegration of the Hyderabad State.

I should like to say there are two kinds of enemies for a nation: one is the external enemy and the other the internal enemy. For sometime it was said that the Britisher was the external enemy. But today fortunately they disappeared giving us complete independence. The internal enemy I should say is the communist party which is creating a great chaos and great disorganization in the matter of this regrouping and reconstitution of the State.

I shall quote an instance. There is a family of say two daughters, three sons and one kartha. The sons are to be educated and the daughters yet to be married. The sons come to the father and ask him for partition of the property. What does the kartha or father say? 'Well look here! This is not the opportune time. The daughters have got to be married before you can think of partition. The same analogy? I think, should be applied in the case of the disintegration of the Hyderabad State on the basis of culture and language. What I mean to say is that proper time has not yet come.

We have got an example before us. It is the formation of the Andhra State. I would like to ask the hon. members on the opposition Benches whether the formation of the Andhra State is brought about willingly or unwillingly. It is brought about under sheer pressure of circumstances. The Central Government is always in favour of the disintegration of the Hyderabad State but the proper time for disintegration should come. Take for example the partition of India into Hindustan and Pakistan. The hon. Member who has brought in this resolution relating to the disintegration of

the Hyderabad State is something like the personality of late Shri M. A. Jinnah. Let us think over what difficulties, dangers and catastrophes we were faced with at the time of the partition of Bharat Bhoomi. This is sufficient experience before us. If you insist upon the resolution I need hardly say that the country comes to grief and there will be no benefit.

When you say that the Hyderabad should be disintegrated on the basis of culture and language, one very important question arises. The Hyderabad State has got Urdu language it has got Kannaiese language it has got Marathi language and other languages also. Again there are, at the same time different communities. The situation comes to this there should be as many provinces as there are languages and there should be as many provinces, say Sikh, Parsi, etc. as there are communities. Is this not a very big and difficult problem for the present to handle?

Many a time my hon. friends on the Opposite Benches particularly the hon. member for Huzunagar and the hon. Member for Ippaguda say that the Congress Government always copies whatever is dictated from the Central Government. But I should like to say without the least fear of contradiction that whatever policy comes from the opposite side—whether connected with culture or relating to administration—it comes from Moscow or Stalingrad. The charge of the other side that the present Government copies down what the central Government dictates is false and baseless. After all, the central Government is our Government but the Russian Government is not ours; it is a foreign Government. I do not know whether it is said humorously or otherwise whenever there is rainfall in Moscow or Stalingrad, our P. D. F. friends here hold an umbrella over their heads. I assert that this policy which being followed by the P. D. F. Members regarding the disintegration of the Hyderabad State is ruinous to the basic structure of our State.

What is the condition of Hyderabad today? We must be glad to see that the condition of Hyderabad is very satisfactory. All the communities in Hyderabad are living peacefully. There are no bickerings of any kind between one community and the other. At a time when there is peaceful atmosphere, members of the P. D. F. Party

introduce this resolution. This indeed disrupts the atmosphere and leads to chaos and disorder. We all know that their motive in introducing this resolution in the Assembly is to bring about complete disruption, complete disorganization and complete chaos in the State. They do not want to bring any constructive programme whatever they do they do only with the intention of destroying a thing.

If this resolution is passed and if there is disintegration of the State according to the resolution there will be great danger for the mulki and non mulki movement. Our friends of the P D F Party made speeches then. Much property was destroyed then and most of the students lost their careers and some of them died. This resolution will instill fear in the minds of people and the mulki and non mulki movement assumes undesirable heights the relations will be very much estranged. So in order to avoid that danger this resolution should not be given prominence here.

Sometimes it is said that the disintegration of the State on the basis of language and culture will retard the social and intellectual growth of the people. A man from Andhra will not enter Marathwada with the same feeling of freedom as before nor does a man of Marathwada enter Andhra territory with the same freedom. I am in this connection reminded of Pandit Nehru's tour after Partition. When he came to the border line of the Pakistan territory there was within a line below "Thus far and no farther". In spite of the fact that he belongs to the whole of India, he could not go a step further like that. This is a poisonous atmosphere created on account of the Partition. Similar things happen here too as a result of the proposed disintegration. The first and foremost of the painful consequences that follow on account of the disintegration is that the whole structure of the Hyderabad Society will be completely paralysed and disorganised and it will thereafter be impossible to bring about any constructive programme here.

Shri V D Deshpande What is Hyderabad Society ?

Shri R B Deshpande Please hear me silently.

The same problem of rehabilitation of refugees as had confronted our Central Government consequent on the partition of Pakistan may crop up here also on the disintegration.

of the State into three separate provinces. For instance, a man of Marathwada owns property and houses in the Telugu speaking area and on the disintegration when that area merges into the Andhra territory what should happen of this man's property. Similar questions come up in other states also immediately on bifurcation. There is already a talk going on among the public that Hyderabad City is going to be included in the Andhra State and some of my friends asked me 'What shall I do now? I have got bungalows etc here?' That is the fear and apprehension that people are confronted with on account of the disintegration of the Hyderabad State on the basis of culture and language. Refugees migrate from province to province and the Government has got to tackle the question of their rehabilitation. These people have to be provided with houses, employment and the like.

Another thing. While there is disintegration on the basis of culture and language what about the Muslims here? I should like to ask the hon. members of the Opposition what arrangements they have made for these Muslims? Where is the place for them? Andhis have got their place, Karnatakas have got their place and so too Maharashtrians. These Muslims are not few in number, they are, I am told, more than 22 lakhs in number. What about them then? They too have got a separate culture of their own and a separate language of their own as the Andhis, Karnatakas and the Maharashtrians. Automatically it means that a new Pakistan on a small scale will be created for them in the heart of the Hyderabad State. I should like to tell them directly one thing 'if you are prepared to do such a thing then you are fifth columnists'. The question of Muslims is very important and requires to be tackled before the question of disintegration on the basis of language and culture could be solved.

Then there is the danger of communalism. Everywhere we have got this communalism and from the recent elections we have learnt a lesson. If there is disintegration I am afraid, this communal frenzy will take hold of the people and the constructive programmes envisaged by both the Hyderabad and the Central Governments will completely be paralysed. In order therefore to prevent this danger I submit there should be no disintegration.

Lastly, fortunately for us both the Hyderabad Government and the Central Government have taken up some plans

for the uplift of the nation. Out of such plans, the most important plan is the Five Year Plan. With disintegration on the basis of language and culture what will happen to the Five Year Plan? Thousands and lakhs of rupees are being spent over this Plan. In the face of the disintegration of the State I should like to ask the hon. Members whether there could be proper implementation of the Five Year Plan. If there is no proper implementation of the Five Year Plan—as I feel there cannot be—then all the machinery will be completely paralysed and there will be a great loss to the society and the nation in general.

Next there are community projects. We note that thousands of rupees are being spent on community projects. These and other useful projects will be nullified and we will see that sooner or later there will be chaos all over the State if disintegration is effected. The result will be that despite what all the Central Government did for the uplift of the Hyderabad Government, we remain the same old people as before.

Some hon. Members on the other side referred to the period of Shivajee. They are still in a dreamland. They must know they are living in the 20th Century. They have to remember that they are living in a Secular State and in a secular State no question of nepotism or the like could crop up so far as administration is concerned.

In conclusion I would like to request the hon. Members sitting on the Opposite Benches not to press this resolution any further and to withdraw it and in sounding a note of warning to the members on this side about the inherent difficulties that we will have to face in the event of disintegration I would request them not to support the resolution, if it is not withdrawn, but, on the other hand, to oppose it tooth and nail.

With these few words, I resume my seat.

شری وی ڈی دسبائی نے مسز اسپیکر سے کہا کہ اس وقت
اپنے خیالات کا اظہار کروں لیکن ہاؤس کے سامنے جو رپورٹیں رکھا گیا ہے
اس کی سب سے پہلی غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں ان کی
وجہات کرتا ہوں اور اس سے منع ہوں۔ اگر میں اسے لے کر دوں تو ممکن ہے کہ اس رپورٹ میں
پر غلط طریق سے غلط ہو۔

اس وقت جو رپورٹیں سامنے آ رہی ہیں اس میں صاف طور پر دکھایا گیا ہے کہ جمہوریہ (Democratic) اور یونائیٹڈ انڈیا (United India) کی اربابیت میں کیا کرنا چاہیے ہم جمہوری دس چاہیے ہیں ایک حد ایساں چاہیے ہیں اس کا بھارت میں بھاسا وار پراپت را (Bharat Rashtra) کی ماگ کی گئی ہے لہذا اسکی بنا (Gustava) اک ان سے ایساں کر ڈورن (Division) سے کرنا میں سمجھا ہوں کہ حان بوجھکر ہاوس کو شامہمی میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں کہہ سکتا ہوں اس طرح میں روٹن Misrepresentation (کرواحد درجہ غلطی)

وہری حویلی ہاؤس کے سامنے رکھونگا کہ ہم وصال آندھرا (Vishala Aandhra) سموک سہارا (Maharashtra) اور سموک کرنا (Karnataka) چاہے ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ وصال آندھرا کا کوئی حصہ سموک سہارا یا اس اہل و ہوٹنگ اور سموک سہارا کا کوئی حصہ سموک کرنا کہ میں دل ہوٹنگ کا دستور ہندو لکھل واضح ہے میرے انٹرسل و ال ال ال ہیں جب میں نے ان سے اس قسم کا خیال سنا تو مجھے ڈا افسوس ہوا کہ آندھرا کے ہاؤس پر دس کا آدمی و ی میں داخل ہیں ہوٹنگ اور و ی کا آدمی مذہب پر دس میں آسکا ؟ لیکن اس موقع پر اس سوال کو عام طور سے پس کر کے غلط فہمی پائی رہی ہے ورتنا چا رہا ہے کہ وار ایٹ کھارمٹ (Water tight compartment) ہو چکا اور پاسورٹ ہم ہند اور پاکستان کی طرح لاگو ہو چکا میں ادرا گتار میں کروٹنگ کہ میں نے ہارٹی ٹیون (Party discipline) کے بعد اوس جانب کے میں اسے حالات ظاہر کر رہے ہوں لیکن نہ وہ سچ ہے جس سے ہم دونوں بے خبر ہیں اگر آپ اب اسکو میں چاہے ہو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اسکو کاٹ ڈالیں ؟ غلط طریقہ ہے میں آج حویلی کے ساتھ نہ اعلان کرنا ہوں کہ آندھرا ہی کی جادرا موسٹ ہی جس کی وجہ سے پختہ پرو کو پارلیمنٹ میں نہ اعلان کرنا پڑا کہ آندھرا ایسٹ فام کرنا چاہیگا وہام ہی کی جملہ جملہ کا سچہ ہے یہی نا پر پختہ پرو کو مار ڈالنا کہ آندھرا میں میں چاہے کہ کانگریس میں نے پھولے ۳ ۳ میں سے خود میں کی ما ڈالی ہے ؟ ماسکوئے اس مسئلہ کو جان پدا ہیں کہ یہ مسئلہ وائی میں ساری میں اور وردھا میں پدا ہوا کا آب سمجھے ہیں کہ اس طرح صرف کری و سار) (کرے یہ نہ ال ہو چکا ؟

کہا میں ہارے نسل نرنداس (National traditions) کی حالت ہے ؟ لگووٹک پروانس (Languistic Provinces) کی مانگ ۱۹۲۱ ع سے حل رہی ہے ان آکسو اور ارادوں کو اس رات سے آگے لیکر ڈالے ہیں یہی کہ آج کمی خاص خیال ہے اس سے پر آپ چا ا ہے ہے ہوں

میں ساگر چاہیں و لئے کی طرح اب میں اس مسئلہ حل کیے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جیسے جیسے
ح ح کے اصول کے خلاف ہے اس لئے مجھے کہنا پڑا ہے کہ ح ح کا گروہ
ہمارے قومی برادری کی نمائندگی نہیں کر رہی ہے ہمارے قومی رہنمائی اور
گوں کو بھونک کر ان رہا داروں اور اگلو اس کے اور مانا اور لئے سو کر
لی میں ہے مجھے یہ کہنا پڑا ہے کہ اس کے چھوٹے نہیں بڑے رہا داروں
کا ہے۔ مری کی یہ کہنا پڑا ہے اس کے پاس کی جاتی ہے کہ

सरसवाची बाब कुपा पवत

میں ہم لوگ باتیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے آرٹل میں سے ہے۔ اب
کراچی کے ہیں۔ میں اس طرح گلانا دہاں میں کہ کمیونسٹ آرٹل کا ہے کوئی
م ل ہے۔ یہ کوئی دستور ہے اور یہ دھرم (دھرم) ہے اور یہ جاتی (جاتی)

श्री श्रीहरि क्या कम्युनिस्ट पार्टी का कोह बर्न श्री है ?

میری وی ڈی ڈیسا نے کمیونسٹ آرٹل کا ہم نے نا میں اس کے
میں کمیونسٹ پارٹی کا سوال آیا ہے و اسکو دوسرے طرف سے
دیکھا جاتا ہے۔ یہ کہ وکلا سوس (Situation) کے لحاظ سے وکلا
کا طرفہ اجار کرتے ہیں۔ یہ اس کے آرٹل میں ہی اسی طرف سے وکلا کا
طرفہ ہمارے اجار کرتے ہیں۔ وہ جاتی ہے اور کراچی کی کمیونسٹ آرٹل ہے
کہ کمیونسٹ پارٹی میں کے رہنمائی کو ہاں کے ساتھ رکھتے ہیں۔ یہ مسئلہ حل
میں ہوگا۔ یہ کمیونسٹ آرٹل میں ہے بلکہ کہانے کراچی اور ملک
کی بری کا سوال ہے۔ یہ ان (ان) کا اور کمیونسٹ آرٹل کے کمیونسٹ
کا وال ہے۔ ان کے کمیونسٹ آرٹل ہے۔ یہ سوس کے بات ہے کہ یہ کی سوس
کس طرح فام کی حاکمی ہے کمیونسٹ آرٹل اور برادریوں کا راج کس طرح فام
کہا جاتا ہے۔ تاکہ یہ لوگ اس طرح پر حکومت میں حصہ لے سکیں اور گرام
پہاؤں کے درجہ میں اس کے مسائل حل کر سکیں۔ اس راج (راج)
کس طرح فام کا حاکمی ہے؟ کیا انگریزوں کے راج میں فام تھا؟ دوسری زبان
میں حکومت کی زبان میں ہے نہ راج فام کہا جاتا ہے؟ اس راج میں اس کی زبان
میں فام کا حاکمی ہے۔ اس راج کے لئے اس کی زبان کو فروغ دیا ضروری ہے
اس لئے کمیونسٹ پارٹی میں کی مانگی کی جا رہی ہے۔ میں جی سمجھتا ہوں کہ آرٹل میں
نکھیں کھلی رکھ کر کمیونسٹ پارٹی کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ جاتا واری
لحاظ سے کمیونسٹ پارٹی میں کوئی فام کا حاکمی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس حاکمی
ہے۔ گر یہ کہ طور پر آرٹل میں سوس دو کمیونسٹ پارٹی پر ہے۔ اس میں
کہا جاتا ہے کمیونسٹ پارٹی و کہہ سکتے ہیں کہ اس کا راج ہونا چاہیے۔ وہاں کے
لوگوں کی زبان میں ہونا چاہیے۔ اس کی زبان میں راج نہ ہو وہاں کی یہ راج اس
کے کاؤں میں حصہ میں لے سکتی یہ ایک سیدھا سا سوال ہے۔ اسکو نوڑ کر

کی جو لگ الگ رہائش تھی اور اس میں باہر کا حوصلہ ہے و بھی ہندوستان کی
 ایک سان ہے جس میں اہل سمرس چھتے ہیں کہ ہما وری رات نائے گئے و
 دس کے پکڑے کرتے ہوئے گئے ہیں انکو اول کہ ہستارنگی (Historically)
 ہ غلط ہے جس ویسواس (विश्वास) ہے کہ سی رات ہی ہے و
 وہا (विमिश्रता) کی ہوگی میں بوجھا ہا ہوں کہ بجلی
 ان نکال ہی ہے جس آسام کی رہاں آسام میں ہے اہی ؟ رات سان کی ر
 رات سہاں میں بولی جاتی ہے نا جس ؟ کیا ان حکموں لگ الگ رہاں ہوئے کی وجہ
 ہے ؟ سب لکرتے الگ ہو گئے ہیں ؟ کیا ؟ ہمارے دس میں شامل ہیں ہیں ؟
 اے میں کہو ہا کہ ا حال صحیح ہیں ہے کہ ہما وری رات نائے گئے ہیں
 ہو جائے ہو کیا ہے کہ کسی کا عارضی اندرست ہو چکی وجہ ہے ؟ میں کتا جانا
 ہے کہ انکو ہمان جہر کا

میں کہہ چکا تھا کہ حج واریسک دوما (**वार्षिक योजना**) کو کامیاب بنانا ہے
 دوما واریسک میں وہ ایک کامیاب عمل (**Successful**)
 نہیں ہو سکا۔ اب حالت یہ ہے کہ سرہواڑی کی طرف جو پونہ ترقی چاہئے وہ نہیں
 دی گئی ہے۔ کروناٹک کی طرف وجہ کرنی چاہئے لیکن یہاں کی حالت ہر علاقے میں
 لاکھوں کروڑوں کی حدود میں جو لوگ ہیں انکو لگ رہا ہے کہ کس کا وار ہوا اور
 ہو سکا ہے؟ کیا حیدرآباد کے لئے جس لاکھ سپارٹس میں لاکھ کرک
 کے نیشنل کو لگ رہا ہے وہ کس دوما کو کامیاب بنا سکے ہیں؟ مذہب دوس
 کسی یا مدد اس کے لوگوں کو الگ رکھ کر کس حج واریسک دوما پوری ہو سکی ہے؟
 میں کہہ چکا تھا کہ اس طرح فابو اور نائن عمل میں نہیں لانا چاہئے۔ ایک ہونے کی
 دوما واریسک میں نہ کی جائے اور نہ ایک ہندوستان کو میں طرے سے مربوط کیا جائے
 سپارٹس یا آندھرا کی پرگنی (**प्रगति**) میں ہو سکی ہے۔ لاکھ
 میں ہمارے ناگرک ہوں نا آندھرا کا ایک سہل سول ہے۔ میں ہمارے ناگرک
 بھی ہوں اور میں آندھرا کا ناگرک بھی ہوں۔ میں ہندوستان ہی ہوں اور میں
 سپارٹس میں بھی ہوں۔ ان دونوں کو الگ الگ نہیں کیا چاہئے۔ سامراجی سامراجی
 اگر ری سکھا کر کرکوں کے کارخانے پیدا کر دے ہیں۔ ان کے زمانہ میں دوما واری
 پراب نہ بنائے جائے کی بھی ایک تاریخ ہے۔ ایک ہندوستان ہے۔ دوما واریسک
 رجا اوسہ (**राजावासी राजस्थान राज्य**) ہے۔ میرے ایک دوست نے حیدرآباد دوسرے
 انہی کے الفاظ استعمال کیے۔ یہ کیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آئی ہے۔ حیدرآباد
 دوسرے کہاں سے پیدا ہوا معلوم نہیں ہے۔ آپ کے آرگوسٹ کا طریقہ میں نہیں
 سمجھا کہ آندھرا کی کوئی دوسری دوما (**योजना**) ہے۔
 میں تو وہ نظام کی اسکا ہوگی۔ ایک آمل دوست نے کہا کہ گھر کے محلے کی ساری
 میری سمجھ میں نہیں آئے۔ وہ تو یہ ہے۔ یہ کی ساری ہوں ہے۔ سامراجی
 طریقہ اسار ہو میں سمجھا ہوں کہ وہ ایک طریقہ خط ہے۔ ہندوستان کو معصوم

میں یہی آرگومنٹ (Argument) کے سعلی کچھ کہہ کر ابھی
تہرہ کر ہوں کہنا چاہتا ہوں کہ مالی واری راجوں کے تمام میں اڈمنسٹریو
(Financial difficulties) اور مالی مسئلہ کا (Administrative)
میں میں واضح کر چکا ہوں کہ ماہرین نے اس مسئلہ میں
یہ اڈار لگایا ہے کہ آئندہ اس کے تمام کے بعد اڈمنسٹریو میں رجسٹر کا ایک
پرسن رجسٹر ہوگا اس سے راج میں ہوگا ایک اسکے خلاف جو عوام کو
سپورٹس مانگی وہ کافی راج ہوگی راج اڈمنسٹریشن کا بول و سن کہہ سکتا کہ یہ
ایک کاس (Common) وال ہے آئندہ اس کی حد تک ہی یہ سوال
پیدا نہیں ہوگا لکن آج یہ ہر جگہ اکائیڈ ہے یہ بول ہے یہ بواؤں و اہام ماہی
ڈھانچہ کا سہہ ہے جو یک راج ہے یہ حلا اڑا ہے اس لیے جو اڈمنسٹریشن بولنا
ہوئے سانسے رکھا جاتا ہے وہ غلط ہے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اب اس میں کی حد
میں جس ضروری اضافہ کرنے کی کو میں کی جا رہی ہے میں نے ہاؤس کے سامنے یہ
جس رکھی ہے کہ ڈیٹا کے حساب میں کل جو یہ سانسے اس میں ہوئے
میں سے کے بعد بھی ان کی کل بعد آئی ہے ہوگی یہ ان اس میں کے کہ جس
(Capitals) جہاں میں وہ کیا پلس وہیں رہے اس کے سوال صرف اڈمنسٹریشن
ایڈ میں کہ میں (Additions and Subtractions) کا ہے میں سوال
تعمہ علامت کو کالنا ان کچھ علامت کو ملانا ہے حاشیہ دھانچے کے نار و سورا میں
مہا گھرب میں کولیکٹر سوکٹ ہمارا میں سگلڈ کولیکٹر سوکٹ کرنا ایک جس میں کو
لکھ کر نام مل ڈال اور راج کو کچھ میں کو ملنا کہ کہہ کر الہ ما چا چکا وہ دہش پیدا
ہوگی سوال یہ علامت کو بولنا اور حد کو ملانے کا ہے اس سے کوئی اڈمنسٹریشن
اڈمنسٹریشن پیدا نہیں ہوگی یہ جو غلط ڈھانچہ ہے اس میں کو ہم کرنے کا سوال ہے اسکے
خلاف ہر پارٹی چاہے وہ کوئی پارٹی کہوں جو جہاں تک کہ کانگریس بھی سادی طور پر
اس کے خلاف ہیں یہ کمیونسٹ پارٹی سوشلسٹ پارٹی اور ہر تمام سیاسی پارٹیاں
حوالہ اڈمنسٹریشن میں اس کی مانگی کر رہی ہیں اس کے باوجود بھی اگر کوئی ڈھانچہ
وال آئندہ یہ وہ سہا میں سرور سوکٹ کرنا ایک ہانچے کے سلسلہ میں یہ وہو
ہم آئی پارٹی اور پارٹی کے ملنے سے حکومتی پارٹی کی مدد کریں گے یہ ہال غلط ہے کہ
جہاں اگر ان کا سوال یہ ہوگا ان کو حراہ ہوگا جو کہ ہم پروگریسو آرہیں سے
معلق رکھے ہیں جو عوام میں ہی آوار کا وین رکھی ہیں اس لیے کوئی گڑبڑ نہیں
ہوگی اس طرح جب ایک کاس گروڈ (Common ground) اس کے لیے
موجود ہے اور جب ٹیے ہانچہ یہ ہم اور آپ اس کے لیے یک جگہ جیسے ہو سکتے ہیں
یہ میں میں سمجھتا ہوں کہ ہر اسکی مخالفت کے ہوگی غالباً سیاسی طور پر یہ محسوس
کہنا چاہتا ہوں کہ اسے راج اگر میں چاہوں تو کانگریس کی سب سے زیادہ میں رہتی
لیکن میں کہہ سکتا کہ جو لوگ ابھی سیاسی طاقت رکھے ہیں ان کو اولڈ اڈمنسٹریشن
بھی جگہ مل سکتی اس لیے میں ہاؤس سے اور خصوصاً اس میں سانسے کے ایریبل ڈوسٹ

سے اہل کروا کہ وہ طمہ سوں کا سکارہ ہے۔ یہاں کی طور پر ہمارا جو راسبرہ
 برما (राष्ट्रीय परंपरा) ہے اس کو نو کرنا وہ ہمارا کی ایک
 (जय) کو نام رکھا ہمارا عرصہ ہے ہم ہیں چاہئے کہ ہندوستان کی
 ایک ہی کوہ حال نہ ہو ہم سجد طور ہندوستان کی آئینہ کو ر رکھے کی
 کو س کر کے اس طرح کے ناہ میں ہوں سے آئینہ کو ایک و اس رولوس
 کو سطور کر کے

Shri M S Rajahngam (Warangal) Mr Speaker Sir
 I rise to thank the hon member for Ippagudi for having
 reminded us about the promises which the mighty Congress
 had made in regard to the linguistic division of India. The
 hon member has drawn the attention of the House to holy
 places like Sabarmathi and others and I should like to say in
 this connection that we are worthy of it and feel proud that
 such a Resolution had been passed by the mighty Congress
 of which we on this side of the House have the pleasure to
 be members—the hon member too I hope was a member at
 least at that time when he heard of the above Resolution being
 passed. I would like to mention that when the Resolution
 was passed by the Congress the concept of the whole matter
 was entirely different. It is not as is interpreted by one sec-
 tion of the House here to day—but it is we who really wanted
 linguistic division. As a matter of fact we never wanted
 this linguistic division to go to the extreme level of dividing
 India into small sovereign independent Republics which are
 only to succumb ultimately to the expansionist policy of a
 major nation or say one of the major nations—on ultimately
 lead India into disruption. So Sir this is the vast difference
 with which we had been viewing the matter and in spite of
 the common slogan we had been giving viz democracy is
 common to all parties but the conception of democracy by
 each one of the parties is entirely different from one another
 except perhaps the Socialists who in the present approaches
 are standing with us on a common platform to certain extent.
 When one hon member in his brutish vehemence said that
 if the linguistic division ultimately results in small States
 no one could check it because after all it is the wish of the
 people etc I was taken aback. Well this shows clearly the
 mentality with which his party had been functioning. So
 I would like to repeat that their conception of democracy
 their conception of sovereignty and their conception of any
 thing and everything is ultimately to divide India into small

zones or States. That is the reason why we have not been able to see eye to eye with those hon. members.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

Sir, there is another point to which I would like to draw the attention of the House. One hon. member had laid a great deal of emphasis on the unity which India could achieve by taking such a step. Does he mean by this a federated India which we have been visualising under the present Indian Constitution or an India with various sub-nations or races under it as he visualises. It is an evolving process which we have got and when such is the case even if the hon. member thinks of the unity of India, I wonder whether he is not sowing the seeds of disintegration and dissolution not only of the State as such but the whole of India, not only the whole of India but perhaps each and every house even because what use is there if we gain money and lose souls. Well Sir it is after all a part of a major political policy and I do not want to blame them. They are wedded to a particular type of party democracy just as we on this side of the House are also wedded to a type of party democracy. As a matter of fact, no member can say that he has been acting according to his individual conscience since as things stand at present, he has to maintain the policy of his party. So his saying that we don't act according to our conscience—implying perhaps, that they do act according to their conscience—is something which I am not in a position to understand and agree. If it is a question of rigidity I am sure it can be found in the greatest form on that side of the House rather than here. Well Sir there are occasions which I can quote—but it may not be quite relevant here and hence I wish to avoid—when we had exerted ourselves with our individualism to such an extent that the mighty Union Government had ultimately agreed with the view point of this side of the House. Whatever it may be, I want

Shri V. D. Deshpande The hon. member was asserting

Shri M. S. Rajalingam We had been asserting and we do wish to assert. We had been doing so in our own way and we would be doing it in our own way—but not in the manner in which the hon. member wants or dictate us to do

I would now come back to the conception of democracy which I was referring to. As I said, when the hon member referred to a democratic united India I had my own doubts in the matter. However I should say that if he is ready to pledge his faith in the type of democracy which we have got, I shall join hands with him and I am sure other members will also unhesitatingly will join hands with him so as to impress upon the Government of India that the time for forming Visala Andhra has come. But, it is not the case Sir. We have got our own differences and that is why so much of friction is going on. They are rather taken by surprise with the announcement of the formation of the Andhra State and they are feeling perhaps that their forces cannot easily have their sway unless a feasible Visala Andhra comes into existence. That is why they are pleading for the formation of Visala Andhra in such a vehemence. There is also a reference of socio economic growth. I appreciate it and I am sure nobody in this House will object to it. The words Socio-economic growth are very lovely and apart from that, it is what we ultimately desire to achieve. So when they had been referring to some sort of economy they were perhaps led away by the economic thought and an hon member in his extreme logic had hinted that Nandikonda project might not come about or might be shelved if Visala Andhra is not there. As far as I am aware the Nandikonda project affair has got nothing to do with the question of Visala Andhra. So whether Visala Andhra is formed or not, whether the State is disintegrated or not, the execution of Nandikonda project shall have to go on and if there is any doubt or delay in that, I would like to assure the hon members of the other side that we shall fight it out with all the might at our command and see that the Government of India ultimately lends its support in favour of the execution of the Nandikonda project. After all it should be borne in mind that it is primarily a food problem. Besides, it has got other considerations. Nandikonda project should not be viewed on linguistic consideration. After all, as I said the projects have nothing whatever to do with linguism they are only going to solve the food problem. Therefore, I should only say that the reference of economic thought is merely a temptation to this side of the House.

The hon member in his extreme logic made some reference to boundary commissions too. In my opinion it is untimely to think of these Boundary Commissions. Personally

I have not very little belief in them. I believe members on that side of the House too don't have much faith in them. I do agree that a situation may arise when a Boundary Commission may have to be appointed but as far as possible it is not the Boundary Commission that is going to decide the fate of the linguistic divisions of India.

It is only the parties and our own faith in a particular type of Democracy which the Constitution of India envisages that can decide the question. Therefore Sir, the question of Boundary Commissions does not arise at all.

There is one more point over which I want to stress. That is the economic question on which the Opposition Parties have been stressing. Is it— if the hon. members on the other side permit me to put it in this way—the managerial economy that they want? Our conception is not of managerial economy to be implemented by force or by proletarian dictatorship or by centralised democracy. Our conception of democracy is entirely different from them. The type of economy we wish is something evolving and we are confident that in view of the varied interests and the varied men in the country we can evolve something concrete to root out the conflicts, if any. The spirit of adjudication is there, the spirit of arbitration is there, mutual adjustment is there, there is no class trouble and there are no class conflicts on this issue. I am confident Sir, that we can do it and it is towards this end that we are endeavouring our efforts. Congress is an organization which has not got any fixed ideas in any respect of any matter. I agree with that to some extent. This is why it is only the Congress organization, which, if convinced by the Socialists of a minimum programme, it is in a position to adopt and still remain as the Congress with those very people and become more energetic. So also Sir, if a party avowed to another country or a party which is surviving on its own merits is in a position to convince the Congress of a particular type of democracy we the Members on this side would not hesitate to adopt, at the same time take the fullest co-operation and still advance. After all, Congress is a multi-class organization; it cannot have fixed opinions for ever; it is an evolutionary body and that is why we have got various elements in it and the largest part of the population has been supporting us. The Congress has withstood the times and people want us. We have also successfully got over the

no-confidence motion tabled in this House. Members have always been asking us to face an election again. Is it because that a particular party is not in power that they want elections again, or is it only because that some of their ideas have gained momentum. There is a set procedure for elections through which we have gone through. If by luck, in the next elections the hon. members on the other side come to occupy the Treasury Benches, we shall see how they will function. I see no reason to think that the people will let us down, and I am confident that the people will be by our side.

There is another point to which reference has been made regarding Andhras and the Indian Nation. Let me tell them that we are Indians first and Andhras next. Let me also tell them, Sir, that we want to subdue our provincial feelings to the national thought and to that one-nation theory to which we have pledged ourselves. It is from this point of view that the resolution on the re-organization of the States has been framed at the recent Congress Session. It is only to kill that extreme linguistic thought that that sort of resolution was framed, but we are not against linguism. We are Indians first, and Andhras, Mahasasthanis and Kannadigas next. We take pride in that. Let me assure my hon. friends once more that we are not against linguistic division. We always stand—and have stood—for linguistic division of India. There is no reason why the resolution on the re-organization of States should be taken as against linguistic division of India. The moment the linguistic thought ceases to be part of the reorganization of the States, perhaps my friends on the opposite side may see me sitting along with them, wherever they are. But shall we have got faith in our national leader who has stood the test of time. The declaration of the Andhra State is itself sufficient proof of the success of democracy. It is not the success of any party but it is the success of that democratic attitude and life which is imbibed in a particular Government. I do not want to attribute the success to the burning of railways, etc. or as some of the friends put it, revolution. I wish that we should view it in that light. Let us hope that it would lead to the betterment of the nation and peace and prosperity.

जी. मो. भार. हिरेण्ड (गवावती) —विस्तर स्पीकर घर कुछ तरफ के बितने जी ऑनरेबल मेबर बिल प्रस्ताव के बिधान हैं उनको अपने पुराने बनाने की कुछ राय में बिलाना चाहता हूँ। कुछ तरफ के ऑनरेबल मेबर जो नेशनल माइंडेड (National Minded) होने का दावा

कैसे हवनको १९२१-२२ की मिशन देकर बाब दिखाना चाहता हूँ। क्या काबा का स्टीट्यूशन न १ सी सी २ सी सा जिस तरह की क्या बिजबेशन की टव्ज न गरी हुन्नी हूँ कि जसा न होत बताया बैठा कडा जाय। तथा बाब समझते हूँ कि भाषापर प्राप्ता रचना होत के हिस्सात न कोबी ग हुमत नहीं गहेयो और सन सन्क सिफ खगड पया हो जायग जिसन सारे हिस्सातन को बिकठठा कर के स्वतन्त्रता पा ली हूँ बहु जनता रच भाषाबार प्राप्त रचना होत न बाब आपस न झगड सक्ती हूँ १ मसा बसा मजबूत हूँ १९२८ न जब सायबन नमिशन (Sum n C mission) आया आ वो अउर भारत के लोग को जब हमारे मास्टर बनकर सिवायत देते हूँ कि मिनिस्टिक प्रा वि सेज (Linguistic Provincial) नि फुज न मुनी सी बीज हूँ और बहुत कमतरता रचकात बा हूँ मुही का अक कमल न यह गहनत स्मरण बा कि भासानी के न बार पर हिस्सातन के प्राप्ता की पुरचवना की जानी चाहिय और स्वतन्त्रता पान के बाब हुग मुसको करेग जिस क्रिय जमीन और बगान का बन्सार मुस बात ठन्दा किया गया। जब तब यह बीज बनने फलवे की बी छन तक जिसको के राष्ट्रीय न न गहे न। जेकिन बाब भाषाव होत न बाब मु होत फिर के जिस बीज को कहना शर किया हूँ कि यह अगष्टीय बीज हूँ। हमारे राष्ट्र नामन को जाब राज्य बना रहे हूँ मु होत हो १९४९-५० न बिही सयोग जो किया पा और मुनीबी बगह से के जिस नोयत पर बा पड़ुन हूँ। जेकि यहाँ जाल के बाब १९४७ न ही न होत कहना शुरू कर दिया कि विरासत न हमको यह बीज मिता हूँ अगर गुम भाषाबार प्राप्त चाहते हो तो तमाम लोग मिन्कर या जाओ हुम के बने। जिस तरह के ब्रिटिश लोग हुम से कहते न कि सब मिन्कर जाओ तो सब राज्य बेग बसी तरह की यह तात हूँ। कलटिक वालो से १ हा गया कि म्हुँदूर के लोगो को लेजर जाओ तो हुन कर्नाटक के बेग या म्हुँदूरवाले राजी हो गम तो न होत हुसरी ही बीज रक बी कि हुसरे म तो न को बगाना कर्नाटक हूँ मुसको मिन्कर जाओ तब बेग। लोगो को भाषाबार प्राप्त रचना सयमुक्त चाहिय या नहीं यही बैकता हूँ तो दूर जाने की जरूरत नहीं हूँ मुस तरफ के मजदो पर जो बिप की सनवार झटका दी हूँ बहु जरा मिशान नीधिय और फिर देखिय क्या होता हूँ बिही बीज को तो हमारे दोस्त बरते हूँ। या सिके कलट (Social Ballot) रक्षिय तो मासूम हो जायगा कि यही पर क्या होता हूँ।

अक माननीय सभ्य — क्या अक तरफ बिप नहीं हूँ ?

बी जी जी बोधापाठ — बिपर बिप हूँ लेकिन बहु जनता के सेबर में हूँ। अक तरफ के बैठा जैदी पब्लिक बिप (Anti public whip) नहीं हूँ।

बी के आर हिरेमठ — बिप तो दोनो तरफ हूँ बिहीलिय न कह रहा हूँ कि सिफ बल्लट रक्षिय ताकि जाब ही बिपका ठस्फिया हो जाता हूँ।

बी जी जी बोधापाठ — और बहुत ज्यादा तस्तीया हो जायगा।

Mr Deputy Speaker Order Order you come to the point

बी के आर हिरेमठ — जरी बेक मजदूर ताहू न हमारे सामने यह बीज रखी कि बाध स्टेड स्टैंड होने के बाब हुसरे स्टेड बनाये जायग। लेकिन बाध स्टेड ही क्या बना हूँ। मुसकी

राजधानी ही सड़म कर बी ओ स्टड दिया ह वह भी असा ह असा कि मेरा मित्रान कर मित्रान को ठीक बनाता बाहूँ ह बीचा निकाल कर मित्रकान से भावमी को गिया रखना बाहूँ ह हवरा बाव की ९ छात्रा भावलेखन का मित्राका बाध स्टड से निकल कर अलग रखा गया ह और कहूँ ह कि बाध का भावना ठीक होत के बाव हम दे देग मित्रानी बेर तक ठहरन की क्या बकरत ह अक बालरेबल मबर ने मित्रान बी कि मित्रर घादी हो रही ह और अपोबिधन के मबर तकसीम माग रहे ह ? हम क्या घाबीछवा सबके बीर लठकी की तकसीम माग रहे ह ? यह सबी कबीब मित्राक ह आप लोगो क मित्राग ही तकसीम से गरा हुला ह लेकिन यह तकसीम नहीं ह हाथ बा पाव सर बा घाटीर की अक बूधरे ने अलग रखा बाय तो क्या हूर बीव को हम मि सान कहेग ? सारे बिस्म मित्राकर हम मित्रान कहेगे आप कम हाथ को मित्रान कहूँ ह पाव को मित्रान कहूँ ह नहीं हमारी माग तो बही ह जो आप लोग बोक जमान म भागते ५ फिर कहा बाता ह कि नेशन के सामने बडे बडे सवाल ह ज्ञान का प्रोब्लेम ह कपड का प्रा रम ह गेनिल नेशन के सामने किस बकरत प्रोब्लेम नहीं रहूँ ? क्या आप कोबी नेशन जिस दुनिया म असा बडा सकते ह बिचके सामने कोबी प्रोब्लेम नहीं है ? ज्ञान का बीर कपड का प्रोब्लेम तो किस बकरत गही रहता ? शायद नए के बाव ही अुसकी बकरत गही रहती लिमिस्टिड प्राविरेड बनान से शगडे होग औसा अब मबरों का कहना ह लेकिन यह शग (कीन पवा कर रहा ह आपकी भाकूम नहीं ? मद्रास का शगडा कीन पवा कर रहा ह ? बी टाप रेकिंग गीबड (Top Ranking Leaders) ह भाषावार प्रात की माग को बी अगनी रयालाड की माग कहूँ ह अुनका यह शगडा ह डिटर नशनल जाडिवालाबी (International Ideology) रखनबाके लोगो ने यह शगडा किया ह वे बीस रहे ह कि मद्रास ने अवर बाध की राजधानी पाच मिनट के सिने बी म रहन गही बुवा

बोक भावनीय सत्य यह सूट ह अुहोग असा गही कहा है

बी के आर हिरेमड -बि होन यह कहा ह अु होने बनी बिचका बिकार गही किया ह बिचगा म कहना बाहूँ ह बि ही लोगो १ यह शगडा पवा किया ह और बिचो ने गही बिच देग म बी पकण ह बी का स्टूटपूशन हो रही ह बी प्रसीडेंट होते ह बहा के ओम आपसे म गही शगडते बीर बि होन अक होकर सारे देग को बाबाय किया वे लोग अपनी बाहुमियत कायम रखने के किम शगडा करेगे यह बाव बि-कुल सूट है आप ही आग यह शगडा पवा कर रहे ह यह कहा बाता ह बि बी बिच देग म छोटी छोटी कीम ह अबाने ह अुन लोगो का क्या हाल होगा अतर हिडुस्थान म क्या हो रहा ह ? क्या वे बहा के गुजरगती बीर मराठी लोगो को मराठबाब में बीर गुजरात म भगावा था रहा ह ? भाषावार प्रात बनान से लोगो म आपस म शगडा होना कित तरह का प्याल जो क्रिजेट (Create) किया था रहा ह वह तो बी पार्टी बाव बुरास कर रही ह वह कर रही ह ताकि कुकृत अुछके ही हाथ म कायम रहे १९४७ म तो रहा सहा हिस्सा बी बबबल (Adjust) कर लिया गया छिरोही के टकक कर सिने गव सरवार बलान भाबी पठक ने गैबी से पूछा बी नहीं राजस्थान के लोगो का बी स्कोल था वह अुहोन गुला भी नहीं पब्लिक की राज भी नहीं बी गबी बभीक वे बाहूँ ह कि गुजरात भाबी प्रात बनग कर बिबा बाय तो क्या सारी बडी बडी नखलेखाबीअन की बाते धिर्न बक्षिण भारतीयों के किय ही ह ? अुकर के अक आनरेबल मबर ने कहा कि हम भी सोचते ह कि लिमिस्टिड प्राविरेड बनान

भी नहीं थीं बेलगाँव — आप अपनी सीट रिजाइन (Resign) करते हैं तो मैं बंकिम कट्टर करता हूँ। मैं तो जनरल डिप्लोमैट का काम करता हूँ। एक ही सीट की क्या बात है।

भी नल्लपा कोटूर — हर चीज को सोचने की जरूरत होती है। कुछ भी बहना तो बाधा है। जैसे तो प्लेटफॉर्म पर बहुत सी बातें बहती जाती हैं। आपन तो मैली कमी बार की है। हबराबास मूवमेंट (Movement) भी किया और मजदूरों को कहा कि आप यहाँ से निकल जायें। हम आपकी वसी बहुत सी बातें बतला सकते हैं। मूवमेंट के लोग जब आपकी बातें बताने में बहुत नहीं सकते। आप लोगों में गलतफहमी पैदा करने की कोशिश करते हैं कि कांग्रेस अपने बावों से पीछे हटती है लेकिन मुझे कोशिश लगातार नहीं है। अगर वह वाक्यी हट गयी होती तो आप बाध प्राप्त किसी हालत में नहीं बनाया जाता।

भी नली भी बेलगाँव — डिप्लोमैट शायद स्वामीजी को कमेटी में नहीं किया गया है।

भी नल्लपा कोटूर — आप चाहते हैं कि मूक में बाध लिखा और व्यवस्था होना और जिसके लिए हर तरह का रास्ता आप निकालने की कोशिश करते हैं। अगर जिस सवाल पर रेफरेंस (Referendum) किया गया तो सोच कहा एक आपकी बात को मानने के लिए बारी में मूक एक है। पीपुल और मूक का आप नाम लीजिये या और किसी का बाधिर में सब बर्ताना नाम के ही सोच है। हमको मूक पर नाम है।

भी नली भी बेलगाँव — नाम करने पर भी आप जिस तरह की बातें बोल रहे हैं।

(Adjournment Motion) श्री محمد عی الدین آریے الأحرار مولی
ایں موہن لائے نا کروں حوا عوا کی ناسی کہ رہے ہو

भी नल्लपा कोटूर — बात रचना का ही बंध सवाल हमारे सामने नहीं है। बहुत सी चीजें जिस बंध हमारे सामने हैं। कांग्रेस बात रचना के अपने बावों से हटती नहीं है। मानकनगर में जो प्रस्ताव पास हुआ मुझे बैकन से माफूम होगा कि मुस्लिम की प्रांतीय पुनर्रचना रोकने के लिए वह नहीं किया गया लेकिन मूक पर बंधन करने के लिए काया गया था। और जिसके ही हम जिस चीज को मूक में बैकना चाहते हैं। लोगों के बिटरेस्ट जिस मुकाम तक यूनिट (Unit) के रूप में हो गया है। एक मिनट में मुझे दुकाने करना और फायनान्सियल इम्प्लीकेशन्स (Financial Implications) पैदा करना जिस तरह से मूक का बजटिनिस्ट्रेशन नहीं चल सकता। हमारा मूक बाध ही दुर्बल है। कमी मजदूर हमारे सामने हैं। जिसको बाध की हालत में हल नहीं कर सकते। कलेक्सी में भी हम हलेशा कहते रहते हैं कि पैसा नहीं है जिस पर आप कहते हैं कि और नय सवाल पैदा किये बाध जिसके लिए करोड़ों रुपये की जरूरत होगी। बाध पाथदाला योजना हमारे सामने है। अगर बात रचना के प्रपन की हय केते हैं तो वह योजना पीछे रह जाती है। बाध की बात लीजिये। वह स्टेट बजट के लिए काफ़ी पैसा मुझे पाथ बाध नहीं है। गवर्नमेंट के सामने जो दूसरे बहुत सवाल हैं मुझे हल करने के बारे में वह भीमालवारी के बाध बीच रखी हैं और प्रपन कर रही हैं फिर भी आप कहते

విద్యుదుపాప్రసాద మార్గము ఇరువదియైదు వై యున్నది భాషాశాస్త్రము
కావాలి అందరూ కోరుకున్నది గాని స్త్రీల కోరికను పాటించరాదు ప్ర
సాదము చేయు దానిని స్త్రీలకు అనుచు దరికొనలేకదాల్చును మాత్రా మా

میری مراد دھوکا دہی کرنا ہے اور برابر دہائے ردو و ۱۰ سے ب کرے
والے آمل حرکت کے لئے نہ لائی میں نہ وہ دیا ہے () ساتویں باب ()
۱۱ میں اس () باب ()

[illegible]

[illegible]

मीमांसी भाषाशास्त्री बापसाहे (बकापूर) —

माननीय अध्यक्ष महोदय भाषावार प्रातरपनवर आतापर्यंत जी वर्षा चाललेली आहे त्या वर्षाचा अनुसूचा मी आपले विचार मांडीत आहे. भाषावार प्रातरपना आख्यात माण हाची प्रगती लोकर होते पार मला वाटते जोनाचेहि पुढे होणार नाही कारण मला मोठ्या माणसाने म्हण्टे आहे का देवनागरी भाषावाचा व्यवहार चालवी सुरु प्रत्येकाच्या माणसून सव व्यवहार चालवे त्याच्या प्रयत्नाच्या प्रगतीच्या बुद्धीने वाचवण न आहे आणि याकारिता भाषावार प्रातरपना हाणे आवश्यक आहे या मागणीसह आमचे पुढा पुढे नाही

भाषा वार प्रातरपना म्हणजे या गोष्टीची चळवळ कवाचित १२ १५ वर्षा पूर्वीच हेवरा बाब मध्य पुढा पुढे शास्त्री मलन आणि हिंदुस्थानात पुढा कायदेश्या ठरावने ता १९२९ राजीव सुरु झालेले होती अथळ अथळ ११ वर्षापूर्वी भाषावार प्रातरपना हाची असा ठराव कायसन केला होता त्याला अथळ अथळ बर पिडी गजरी आमच्या हेवराबाबमध्य पुढा ही चळवळ सुरु झालेन आहे साधारपणे आपण मागची पिडी ही २५ वर्षाची समजतो आणि बरे पिडी हा गजरा ५ गजराहि आहे गजरा पूर्वीच्या काळी आषान फिमरि केन ठर पिडा निकाल माग्याच्या वेळी सगळ असे देवळा मिलन माण या प्रकाशा कायपार नाही पण या बुद्धाने अथ गजरा नखान ठरने पाहिजे का अथहा आम्हा साम्राज्यवाहीची बाबांना किना मिनामाच्या बजबाबवार राज्य सरोची मांडत होनी त्याप्रमाणे अता बुद्धि ठरून मागपार नाही अला आपल्या कोमयावर बजबाबारी आली आहे तेव्हा या कितीत कोणता माण बित ही प्रगतीपर असो हो अम्हाला अबाबबारीनेन हाताळावा कायक आकची प्रकाशक पाहण्याची जी बरी समजातील समान्य लोकांचा आता आहे या बितबाची भावनाला जो बित होतो त्यातून निर्माण शास्त्री आहे

(Mr. Speaker in the Chair)

कोणत्याही प्रकाशी शक्यअक्यता पाहून पाहून ठाकले पाहिजे बाब जनतेची मुख्य गरज कोणती याकडे प्रथम लक्ष दिले पाहिजे आम्हाला भाषावार प्रातरपना पाहिजे आहे भाषाविमान आम्हाला नाही असा ही प्रथम नाही पण प्रथम फक्त वेळचा आहे बाब आता या हायसुसमोर बरेच ठराव पाहून शासकिते बजबाब गोष्टी पाहून शासकित्या पण मी म्हणते ही वेळ आली म्हणजे आम्ही सवच पुम्हाला सहाय्य कर आणि मला म्हणवबाब आहे की त्यावेळी मीमि सुरुकारहि पण सव प्रताच्या मागणीला मायता देखील ४ ५ विवरा पूर्वी घटना पचार बाले आहे की कनाटकही होणार आहे कनाटक शाळा काय झाला ठर महाराष्ट्र म्हणजे वेळ कायपार नाही पण त्या करता योग्य वेळ आली पाहिजे काय

तदन नम वेळ आस्पानवर जेव्हाही गोष्ट हायला पाच निमित्तमुद्धा कायत गाहीत पहाता
मिळामाची १ वर्षापासूनही राबवत नष्ट होण्यास ७२ ठान मुद्धा कायते गाहीत तसेच
तयवत महाराष्ट्र आस्पाना असेन तू अकर होबीत पण योग्य वेळ आस्पानिमान गाही

मी न्ही मी वेवार्थ — तशी वेळ आगावी कायत

मीमती आगावाची बाबमारे — ती वेळ आगावमाचा मक्ता पुमप्याकडच आहे

तेव्हा जबाबदारीने आम्ही कोणतीही गोष्ट आग निमित्तता जबाबदारीने गाही मागणे
बागि बजबाबदारपणे गाही मागणे मात करू आहे

मागासार मातरनच्या वृत्तीने मक्ता आगावमाचे आहे की मागमाचा सर्वांगीण विमानाच्या
वृत्तीने जतन बाबबमक आहे यान कोणीहि निरोध करणार गाही माक्ता असा आगम आहे
बागि मी निमित्ततेचे काम केलेचे आहे त्यावरून मक्ता आगावमाचे आहे की ज्या आपणून मू प्रथम
रबते ती माग त्याला लोकर मते

आम्हाला अठ गोष्ट गाहीत आहे की परकीय आपा निमित्तमासाठी निती अम करणे
कायनात जन्हायच करण राबमाचा म्हुणजे येवना राबपकर्याची माग निमित्तता तेव्हा
मुक्ताच्या मूलीच्या निमित्तमाचा प्रथम मोठा निमित्त होता त्याना बार मगनतर निमित्तत मगन
त्यामळ मगनच्या निमित्तमाची फार वरवीम होत होती

मुक्ताला समुक्त महाराष्ट्र पाहिजे बागि आम्हाला तो लो आहे असे मुक्तीच गाही
परतु आम्ही काळाचा बागि वेळचा विचार करतो मुक्ती त्याकाळ बघत गाही बागि त्याचा अठ
मुद्धा विचारकराी गाही आपल्यापुढ अठ गोष्ट आहेत की म्हुणज बाध निमित्तीची होय
बाध अर निमित्तपणे पार पळता तर आम्हाला मुक्ताला मगन वेता यवीस आपल्या जबाब
दारीचा बाबीन ठरून कोयतीहि गोष्ट मागितली तर मुक्ताला कोण हि प्रतिकार करणे अमय
गाही मक्ता आगावमाचे आहे की आगेवळी योग्य काळ येवीक त्यावेळी आम्ही सर्व मुक्ताला
मगन कर आपल्या आत्माला माहित आहे की कुल्लक कारणावका मागन मागात बाध
बाबत सर्व गोष्टी गुण्यागोविताने पार पळत्या तर बाकी सर्व गोष्टी होटीक ह वा मागवार मात
रचनचा प्रथम मुद्धा बागि त्यावेळी या केविल मरकार मुद्धा म प्रकराकड सता येवीक बाज
बाबतचा बाबतबाबी मोठ आहे ही आपल्या वकी कोणाचा वसत आहे पण बाजव जग्यंत
महत्वाचे प्रथम मरकारपुढ आहेत ते प्रथम सोडविणे बाबबमक आहे बाज जमतोच्या जगाचा
प्रथमकड प्रथम सता येणे बजरन आहे बागि हे सर्व प्रथम मुटमनतरपण मागावार मातरनचा
प्रथम आपल्याला हाती बसा यवीक जो पर्यंत हे जीवनमग्याचे प्रथम आपल्या पुढ आहेत त्या
कडच बाज मरकारचे सता केविल बाबते आहे जन्हा योग्य वेळ यवीक तेव्हा ही मागची
आम्ही कडच जेवजबाबदारपणे कोणतीही गोष्ट मागितली तर मी मिळत मसते योग्य वेळ
येवाच आम्ही या बाबतीत मुक्ताला मगन कर जमई सोखून मी आपण आ पते

مرکزی سرکار املو مسر اسہکوسر ح حور روا سن ور کے میرے پس
ہوا ہے ان سے میں آگ میں مکرہن نو ہاد ہد نہ ماکہ اسی سرور پرلے

ہے اس وجہ سے ہم کو یہ مان لینا چاہیے کہ اس واری اصولوں پر پورا کی نہ
ہے عسری حامی اور جنرل ڈیولپمنٹ (Cultural development) ہوگا

انک بات میں یہ بھی لکھا ہے کہ جس طرح آئین (Creation) میں لکھا ہے اور
ہو رہا ہے ور کے یہ گروہ لو بھی میں لکھا ہے وہ لکھا ہے اور آئین (Creation)
انک بات میں لکھا ہے (Cultural development) میں لکھا ہے اور آئین (Creation)
سلسلہ جاری ہے (Cultural development) میں لکھا ہے اور آئین (Creation)
اوس کی معنی حالت بھی وہ ہوگی لیکن اگر لکھا ہے تو آئین (Creation) سے الگ
رکھا جائے تو معنی حالت بھی وہ ہوگی لیکن اگر لکھا ہے تو آئین (Creation) سے الگ

اگر اب لکھا جائے تو معنی حالت بھی وہ ہوگی لیکن اگر لکھا ہے تو آئین (Creation) سے الگ
آئین (Creation) میں لکھا ہے اور آئین (Creation) میں لکھا ہے اور آئین (Creation)
یہی حالت میں لکھا ہے اور آئین (Creation) میں لکھا ہے اور آئین (Creation)
آپ کی طرح نظام صحت لوگائی سے میں لکھا ہے بلکہ انکو در کروڑ روپہ
دیے ہیں انہ کی ان وسوسہ میں لکھی ہوئی ہے ہندوستان میں لکھی ہوئی ہے
انکے ساتھ ملکر بیٹھے ہیں انی کرتے ہیں اس طرح انکو یہ حال پیدا ہوگا
جیہا آباد کو اس اسٹریٹ (Disintegration) میں لکھا ہے

لیکن میں نہیں جانتا کہ اسکی بنا پر ان کے لوگوں کی ایک کو انکے ہر کو
دہانا جائے گا ہے جب ہم کسی بات میں اصلیت پاتے ہیں تو اسکو پرور طریقے پر
برتا جائے اگر عوام کو کچھ نہیں کھائے دیا جائے انکی ماہی بوری میں کی
جانی ہو سکتی ہے میں سوچتا ہوں کہ کانگریس ڈکٹیٹر یہ طرز پر حل رہی ہے اسکو سوا
کچھ در مطلب ہوگا اگر عوام کے مطالبات کو کوئی اہمیت نہیں دے گا تو اسکو
جی ہوئے کہ جسکی راج حل رہا ہے اس معلوم ہوگا انک آرٹیکل میں لکھا
کہ میں () میں لکھا ہے () میں لکھا ہے

طو پر کھینچا جائے گا ہوں کہ عوام کے جذبات بھڑک جائیں گے و سائنڈ اوس میں
() میں لکھا ہے آپ کو اسکا ال آنگا سائنڈ کانگریس کی رولنگ ہی ہینچانگ دیکھکر
کام کریں اگر وہ کوئی کام کرنا چاہتی ہے تو اسکو لیے وہ بھی لکھا جائے
ہے اور لکھی نام میں کرنا چاہتی ہو کہ اسکا ابھی وہ ہیں ۱۲ سال
کے طو پر میں یہ لکھا ہے ہر سوس کے برس کا ام چارجڈ (Charged)
میں رکھا گیا تھا جس میں سے یہ قابل رائے دہی ہو گیا اس پر بھی کٹھنوسس
آپکے جب تک وہ چارجڈ (Charged) تھا آپ اسی طرح ویسے ہی لکھا
کی طرح انکوں ہند کر کے چلے رہے ہیں کہ انکس میں اب کا سبل (Symbol)
ہے اگر آپ کچھ چاہیں و کر سکیں ہن آئین میں اسکا او کرنا انک کا سوال آج
ہی اگر آپ چاہیں و حل ہو سکتا ہے وہی عیسائی کام کر سکتی ہیں وہی دھرم کر سکتے
ہیں ایک آرٹیکل ہے بلاری کا در کھینچے ہوئے صوبہ وری ہمس میں جو شکلات

اور پھندگان ادا وی میں اکا دکر کیا اب و لاری کے لوگ یہ نہ دواس کی حکومت کے تحت رہا حد کرتے ہیں اور آمد را حکومت کے تحت رہا میں چاہئے کہ وہ ہمیں سے جب آج آدھر کا صوبہ نہ رہا ہے تو اس حوالے میں آمد را میں کہیں نہ آجائیں اور کہیں اس کھڑی حکومت کے ہم در ہیں ؟ یہ کیا ہے کہ راج گوبالا جاری ہو کر ہے جاسی و کہجے جاسی ؟ آندھرا حکومت میں آئے ہیں میں سمجھا ہوں کہ کوئی اس طریقہ سے چلنا چاہی ہوگی یہوڑا جب حصہ آگے اس طرف کا ہے تو میں سمجھا ہوں کہ راج آئے اور واپس دے کی سرٹ مول کرتے کے لیے مار ہو جائیگا دہلی اری کی آڑ میں اصول کی باتیں او عوام سے دیے ہوئے وعدے چلائے ہیں کہ کہیں اساکہے ہوئے میں اپنی کروڑ لاکھ روپے نہ لو پاس کرا جائے

The House then adjourned till three of the Clock on Thursday, 27th March 1958

ہے اس وجہ سے ہم کو ان لیا ننگا کہ بھاسا واری اصولوں پر ہر ایک کی نفس سے معافی اور بحال ڈیولپمنٹ (Cultural development) ہوگا

انک بات میں یہی لہو تھا کہ جس طرح تندرست با نری ؟ (Creaton) ہو رہا ہے اس نے اپنے ٹرنڈ کو بھی اس میں ملائے جانے ہو اورا آدھر راہ اٹھ لی آدھر با (वसिष्ठ वा ४ वेष्ट) (نہا) (ساکہ خود پرنا سو سب با ہی ہی چاہی ہے) اسی صوب میں اس با (نہا) اور ہوگا اور اس کی عامی حالت بھی او چہر ہوگی لیکن اگر لہا تو آد ا سے الگ رکھا جا گا تو اس کے لحاظ سے اور جان لعاط سے بھی وہ ایک صحرا ہوا علانہ رہگا

اگر اب لگا ہوا لہا ا ہیں جانے میں ہیں جھانک کر ہی اچھی ب پر ادھار پرا ب نا جا رہا ہے خاص کر لہا ا کے لنگا کو علیم کرنے کے لیے بھی ح دل و لب می بالکل خلاف ن اور ایک حالات با جان پڑ رہا ہے خاصہ آپ اسی طرح تمام صاحب لوگدی سے میں جانا جانے لگا کہ بڑ ٹروڑ روہ دینے میں تاکہ بکی ان سونڈ میں لٹی ہوئے ہائے ہند بھی جان آئے ہیں تو انکے ساتھ لکڑ بھے ہیں ہائی کرتے ہیں اس طرح انکو ہ حال پیدا ہوگا حیدرآباد کو ڈس اسگروٹ (Disinogroto) جوئے دیا جائے

لیکن میں ہیں جھانک اسکی ہا پر من کے لوگوں کی انک کو انکے مرہ کو دیا جا سکا ہے جب ہم کن باب میں اصلیت پلے ہیں تو اس کو پور طریقے پر سارا جائے اگر عوام کو کچھ ہیں کرے دیا جانا انک لنگی پوری ہیں کی جان تو انکے ہی ہوئے نہ کانگرم ڈر راہ طور پر حل رہی ہے اسکے سوا کچھ اور مطلب ہوگا اگر عوام کے مطالبات کو کوئی اہمیت میں دجائے تو اسکے معنی میں ہونگے کہ بعضی راج حل رہا ہے اما معلوم ہوگا ایک آرڈل منبرے کہا کہ سب سے (सब) کی سرو سب میں نہ بھال

طور پر کھدا ا جانا ہونکہ عوام نے جذبات بھرک جاسکے و ساند اس سے (सब) آپ کو اس کا بال آپکا ساند کانگریس کی رولنگ ہاری ہنچانگم دیکھکر کام کریں گے اگر وہ کوئی کام کرنا خود چاہی ہے تو اس کے لیے وہ بھی لکل لیا جانا ہے اور نوی کام میں کرنا چاہی تو کہا جانا ہے کہ اس کا ابھی وہ ہیں آ سال کے طور پر میں یہ لہوگا نہ پرسوں کو پرس کا ام حارڈ (Charged)

میں رکھا گیا تھا آج حوں مسمی سے یہ قابل رائے دی لگا اس پر بھی کشمکش آگئے جب تک وہ حارڈ (Charged) تھا آپ اسی طرح وسے ہی نیل کی طرح آنکھیں بند کر کے جانے رہے ہے کہ انکس میں آف کا سمل (Symbol) تھا اگر آپ کچھ چاہیں ورنسکے ہیں آد را سہا راسا او کرنا لک کا سوال آج بھی اگر آپ چاہیں و حل ہونکا ہے و نی بھبائی کام کر سکی ہیں وہی دلوہہ سکے ہیں ایک آرڈل لے / ہلاری کا د لڑکیے ہوئے صوبہ واری بھیم میں حویٹکللاب

اور حدنگان پیدا ہوئی ہیں اکا کرکنا ب و بلاری کے لوگ مجھ نہ مدرس کی حکومت کے تحت رہا پسند کرتے ہیں اور آمد حکومت کے تحت رہنا میں چاہئے جس میں صبی سے حب اح اندھرا کا صوبہ ن رہا ہے تو اسی حوسی بن آمد را میں کہیں نہ آجائیں اور کہیں نہ اس کھجری حکمت کہ ہم کریں ؟ نہ کیا ہے کہ راج گونالا جاری ہو کر ہے جانی و کہے جانی ؟ اندھرا حکومت میں لے سے میں سمجھا ہوں کہ کوئی اس طرح سے جانا نا اچھی ہوگی بھوڑا بہ حصہ اگر وہیں طرف کا ہے تو میں سمجھا ہوں و کہیں راج لے آ رہا ہیں جس کی سرط مول لہے کے لیے بار ہو جائیگا دمہ داری کی اڑ میں اصول کی باتیں او عوام سے کرے ہوئے وعدے پلاتے ہیں جانی کے ا کہے ہوئے میں نہ اپنی کروڑ کا کہ رہو رہا میں کو پاس کرا جائے

The House then adjourned till three of the Clock on Thursday, 27th March, 1958

